قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند
قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

نمبر ۱۱۱ | مورخہ ۲۴ مارچ سنہ ۱۹۳۱ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۳ ذیقعدہ سنہ ۱۳۴۹ھ | جلد ۱۸

مدینۃ المسیح

آج ۲۳ مارچ) حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو کسی قدر پیچش کی شکایت ہے۔ احباب دعا رصحت فرمائیں ؛

۲۰ مارچ طلبا و اساتذہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان نے ان ہندو مسلمان اور عیسائی طلبار کو جو فسٹھ ہائی کا امتحان دینے کے لئے یہاں آئے ہوئے ہیں نیز ان کے اساتذہ کو بورڈنگ ہائی سکول کے صحن میں دعوت چائے دی ہندو طلبار کے لئے خورد و نوش کا انتظام علیحدہ کیا گیا۔ اس موقعہ پر ان سکولوں کے اساتذہ کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے شرف ملاقات بخشا۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے میٹرک کے طلبا نے حضور کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ اور حضور نے برعایت موقعہ نہایت دلچسپ تقریر فرمائی جو آئندہ درج کی جائے گی ؛

گذشتہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے جماعہ کارکنان انجمن کا گریڈ مقرر کرنے کے لئے جو کمیٹی مقرر فرمائی تھی۔ اس کے ممبر میاں محمد یوسف صاحب پنجاب سول سکرٹیریٹ لاہور۔ اور چوہدری عبد الحی صاحب ہیڈ کلرک جنرل پوسٹ آفس لاہور نے تشریف لاکر کام شروع کر دیا ہے ؛ ڈاکٹر محمد شاہنواز خان صاحب افریقہ سے معہ اہل و عیال پانچ ماہ کی رخصت پر تشریف لائے ہیں۔ ۔ چوہدری ابوالہاشم صاحب ایم اے بنگال سے تشریف لائے ہیں ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بعثت انبیا پر لوگ کس طرح ہدایت پاتے ہیں

”جب انبیا علیہم السلام مامور ہو کر دنیا میں آتے ہیں۔ تو لوگ تین ذریعوں سے ہدایت پاتے ہیں۔ یہ اس لئے کہ تین ہی قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ظالم۔ مقتصد اور سابق بالخیرات ؛ اول درجے کے لوگ تو سابق بالخیرات ہوتے ہیں جن کو دلائل اور معجزات کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔ وہ ایسے صاف دل اور سعید ہوتے ہیں۔ کہ مامور کے چہرہ ہی کو دیکھ کر اس کی صداقت کے قائل ہو جاتے ہیں۔ اور اس کے دعوے ہی کو سن کر اس کو بے رنگ دلیل سمجھ لیتے ہیں۔ ان کی حس اسے لطیف واقع ہوئی ہوتی ہے۔ کہ وہ انبیار کی ظاہری صورت اور ان کی باتوں کو سن کر قبول کر لیتے ہیں ؛ دوسرے درجہ کے لوگ مقتصدین کہلاتے ہیں جو ہوتے تو سعید ہیں۔ مگر ان کو دلائل کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور وہ شہادت سے مانتے ہیں ؛ تیسرے درجہ کے لوگ جو ظالمین ہیں۔ ان کی طبیعت اور فطرت کچھ ایسی وضع پر واقعہ ہوتی ہے۔ کہ وہ بجز مار کھانے اور سختی کے مانتے ہی نہیں“ (الحکم ۲۴۔ مارچ سنہ ۱۹۰۱ء)

دہلی میں مسلمان لیڈروں کی مجلس مشاورت

جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم- اے نے دہلی سے ۲۰- مارچ ۱۹۳۱ء کو حسب ذیل تار بنام الفضل ارسال فرمایا:-

آج مسلمانوں نے فرقہ وارانہ سوال پر بحث وتمحیص کی۔ سر محمد شفیع سر محمد اقبال۔ مولانا شوکت علی ڈاکٹر انصاری۔ مولانا ابوالکلام آزاد مفتی کفایت اللہ۔ مولوی ظفر علی اور چالیس دیگر اصحاب شریک ہوئے۔ اور فیڈرل لیجسلیچر میں ۱/۳ نیابت پر سب متفق ہو گئے۔ پنجاب اور بنگال کے مسئلہ کے حل کے لئے ایک کمیٹی مرتب کی گئی ہے۔ جو کل اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ صبح کی مشاورتیں بے قاعدہ اور پرائیویٹ تھیں :-

اخبار احمدیہ

انجمن احمدیہ دہلی کا سالانہ جلسہ

انجمن احمدیہ دہلی کا نواں سالانہ جلسہ انشاء اللہ العزیز ۲۷-۲۸-۲۹ مارچ ۱۹۳۱ء بروز جمعہ۔ ہفتہ اور اتوار بمقام پریڈ گراؤنڈ دہلی منعقد ہوگا۔ دہلی کے گرد و نواح کی احمدی جماعتیں شمولیت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ احباب کی رہائش کا انتظام بمکان امیر جماعت جناب بابو اعجاز حسین صاحب کوٹھی نواب لوہارو۔ بلیماران دہلی ہوگا۔ خاکسار عبدالحمید سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ دہلی :-

درخواست دُعا

میری اہلیہ عرصہ تقریباً دس ماہ سے ببعارضہ وجع المفاصل بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار غلام حسین احمدی بلوچ قیصرانی :-

ضروری اعلان

از طرف نظارت دعوت و تبلیغ

سالانہ رپورٹ ۳۰- مارچ ۱۹۳۱ء تک سیکرٹریان دعوت و تبلیغ کی طرف سے دفتر میں پہونچ جانی چاہیئے۔ اس رپورٹ میں اس بات کا خصوصیت سے ذکر کیا جائے۔ کہ گزشتہ سال مقامی جماعت نے کتنے افراد کو زیر تبلیغ رکھا۔ کتنے جلسے یا مباحثے کرائے کتنوں نے بیعت کی۔ اور نئی سکیم کے ماتحت اس وقت تک کتنے انصار اللہ تیار کئے گئے۔ جنہوں نے تبلیغ کے لئے کچھ دن وقف کئے ہیں :-

ولادت

۱- حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی دُعا کے طفیل پانچ لڑکیوں کے بعد اللہ تعالےٰ نے خاکسار کے ہاں لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب درازیٔ عمر اور سعادت دارین کے لئے دُعا فرمائیں :-

خاکسار عنایت اللہ خان [illegible] ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ موضع دہرگ تحصیل نارووال

۲- مولوی علی قدر صاحب حسولہ کے ہاں مولا کریم نے فرزند عطا فرمایا ہے احباب درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کی دعا فرمائیں

خاکسار محمد یٰسین قادیان

خدماتِ سلسلہ کیلئے ایک ایم- اے- بی- اے کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ کو ایک ایم اے۔ بی۔ اے کی خدمات کی [illegible] ضرورت ہے [illegible] علم اقتصاد میں اچھی واقفیت اور وسیع مطالعہ ہو۔ اردو۔ انگریزی میں تحریر و تقریر کا خاص ملکہ حاصل ہو۔ خدمات دین کے لئے غیرت و شوق رکھنے والے احمدی احباب اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ اور مزید تفصیلات معلوم کرنے کیلئے مجھ سے خط و کتابت کریں۔ تمام درخواستیں آٹھ اپریل تک میرے پاس پہونچ جانی چاہئیں :- ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

الفضل کا خلافت نمبر

اخبار الفضل کا خلافت نمبر گزشتہ سینچر کے دن آیا۔ اور باشان و شوکت آیا۔ اس قدر قلیل عرصہ میں اس قدر تیاری کر لینا کارکنان اخبار الفضل ہی کا کام تھا۔ خدا مبارک کرے محمد عثمان لکھنو

اعلان نکاح

۲۰- مارچ مسجد اقصیٰ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مولوی تاج الدین صاحب مولوی فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ کا نکاح سات سو روپیہ مہر پر بشیرہ بیگم صاحبہ بنت چودھری علی محمد صاحب مرحوم ونجواں کے ساتھ پڑھا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے :-

مختلف مقامات کی تبلیغی رپورٹیں

منشی عبدالعزیز صاحب گلیانہ ضلع گجرات سے لکھتے ہیں۔ ۷- فروری ۱۹۳۱ء کو مولوی محمد یار صاحب مولوی فاضل کے یہاں آنے پر بعض غیر احمدیوں نے خواہش کی۔ کہ ان کے ایک دیوبندی مولوی صاحب سے ختم نبوت پر گفتگو ہو۔ ہماری طرف سے یہ منظور کر لیا گیا۔ دیوبندی مولوی صاحب نے آیت خاتم النبیین اور لانبی بعدی والی حدیث سے استنباط کیا۔ کہ باب نبوت بند ہے۔ مولوی محمد یار صاحب نے بتایا۔ کہ لفظ خاتم النبیین انتہائی کمال کے اظہار کے لئے ہے۔ اور وُہ اسی طرح ظاہر ہو سکتا ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے نبوت حاصل ہو :-

اس کے بعد وفات مسیح پر گفتگو کے لئے کہا گیا۔ تو وُہ آمادہ نہ ہو سکا :-

فضل الدین صاحب چہار کوٹ سے لکھتے ہیں۔ ۹- مارچ کو مولوی عبدالواحد صاحب نے صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ختم نبوت پر تقریریں کیں۔ تین خاندان داخل سلسلہ ہوئے۔ ۱۰- مارچ کو بھی ایک مجمع میں صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تقریر کی :-

چودھری فتح محمد صاحب موضع موسے والا ضلع سیالکوٹ لکھتے ہیں۔ گیارہ مارچ کو مولوی محمد یار صاحب مولوی فاضل کا مولوی محمد مسعود غیر احمدی سے صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مناظرہ ہوا۔ پہلے وقت میں غیر احمدی مولوی نے چند ایک اُلٹے سیدھے اعتراض کئے۔ مگر مولوی صاحب نے ایسے معقول جوابات دیئے کہ مخالف بھی قائل ہو گئے۔ دوسرے وقت میں آپ نے صداقت مسیح موعودؑ پر بیس آیات قرآنی۔ چھ احادیث اور بیس پیشگوئیاں پیش کیں مخالف اس قدر سراسیمہ ہوئے۔ کہ تین دفعہ میدان مناظرہ چھوڑ کر چل دیئے۔ اور منتظمین انہیں گھیر گھار کر واپس لاتے رہے۔ ہماری کامیابی کا عام چرچا ہے۔ اور انشاء اللہ مفید نتائج مترتب ہونگے۔ ایک سکھ زمیندار کی تحریر بھی چودھری صاحب نے ارسال کی ہے جس میں احمدی مناظر کی نمایاں فتح کا صاف الفاظ میں اعتراف کیا ہے :-

جماعت احمدیہ کے شعراء کی خدمت میں

ماہ اپریل کے شروع میں الفضل کا ماہواری ایڈیشن جو صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مضامین پر مشتمل شائع ہوگا۔ اس کے لئے خدا تعالےٰ کے فضل سے نہایت اعلےٰ پایہ کے مضامین تیار ہو چکے ہیں۔ لیکن نظموں کی کمی ہے۔ جس کے لئے شعراء جماعت کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ بہت جلد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں نظمیں ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔ نظمیں مختصر مگر نہایت بلند پایہ ہونی چاہئیں :-

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
نمبر ۱۱۰ — قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ مارچ سنہ ۱۹۳۱ء — جلد ۱۸

بالمقابل تفسیر نویسی کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا چیلنج

اور

مولوی ثناء اللہ صاحب

جلسہ سالانہ ۱۹۳۰ء کی ایک تقریر میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے تفسیر نویسی پر آمادگی ظاہر کرنے کے متعلق جو کچھ بیان فرمایا تھا۔ وہ ہم شائع کر چکے ہیں۔ اس میں حضور نے فرمایا تھا۔ کہ چیلنج منظور کرنے والے کو اپنی طرف سے شرائط پیش کرنے کا حق نہیں ہو سکتا۔ ہاں وہ چیلنج دینے والے کی پیش کردہ شرائط کو ناقص اور غیر معقول ثابت کر سکتا ہے۔ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب کے نزدیک میرے چیلنج میں بیان کردہ شرائط درست نہیں۔ تو انہیں غلط یا ناقص ثابت کریں۔ اس کے ساتھ ہی حضور نے چیلنج کے شرائط میں اور زیادہ تخفیف کر دی۔ اور بالآخر فرما دیا۔

"قرآن کریم کے معارف لکھنے کے متعلق جو میرا چیلنج تھا۔ اس کی میں پوری تشریح کر چکا ہوں۔ اگر مولوی صاحب کو وہ منظور ہو۔ تو وہ اس کی قبولیّت کا اعلان کر دیں۔ اگر انکے نزدیک یہ چیلنج درست نہیں۔ تو پھر ان کے نزدیک جو فیصلہ کا ذریعہ ہے اسے اپنی طرف سے بطور چیلنج پیش کریں۔ خواہ سب دنیا سے زیادہ فصیح عربی لکھنے کا چیلنج دیں۔ خواہ سب دنیا سے بہتر ترجمہ قرآن کریم کرنے کا چیلنج دیں۔ وہ جو بھی چیلنج دیں۔ اگر وہ شریعت کے خلاف نہ ہوا۔ تو بیسیوں آدمی ان کے چیلنج کو قبول کرنے والے کھڑے ہو جائیں گے" (الفضل [illegible] جنوری)

پیر گولڑوی کے متعلق حضرت مسیح موعود کا انتخاب

فیصلہ کا کیا ہی آسان طریق پیش کیا گیا تھا۔ لیکن مولوی صاحب نے جو اس کا جواب ۱۳ فروری کے "اہلحدیث" میں دیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ معقولیت کے ساتھ اس امر کی طرف توجہ کرنے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہیں۔ اس مضمون میں تو انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا چیلنج مع شرائط منظور کیا ہے نہ اپنی طرف سے شرائط پیش کرنے کا حق ثابت کیا ہے۔ نہ خود چیلنج دیا ہے۔ بلکہ صرف اس امر پر زور دیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک اشتہار میں جو آپ نے پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کو تفسیر نویسی کا چیلنج دینے کے سلسلہ میں شائع فرمایا تھا۔ اس میں وہ شرطیں ہیں جو مولوی صاحب پیش کر رہے ہیں

مولوی ثناء اللہ اپنی پوزیشن پر غور کریں

تعجب ہے مولوی صاحب کو پیر صاحب گولڑوی کے متعلق ۲۸ اگست ۱۹۰۰ء کا اشتہار تو یاد رہا۔ مگر وہ یہ قطعاً بھول گئے۔ کہ وہ اس پوزیشن میں نہیں۔ جس میں اس اشتہار کو شائع کرنے والے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے۔ یعنی مولوی صاحب چیلنج دینے والے نہیں۔ بلکہ چیلنج منظور کرنے والے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چونکہ چیلنج دیا تھا۔ اس لئے شرائط پیش کرنا آپ کا حق تھا۔ اور آپ نے اس موقعہ کے لحاظ سے جو شرائط مناسب سمجھیں پیش کیں۔ پس مولوی صاحب کو کوئی حق نہیں پہنچتا۔ کہ ان شرائط کو اپنی شرائط کی [illegible] پیش کریں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیر صاحب گولڑوی کو چیلنج دیتے وقت پیش فرمائی تھیں۔

مولوی صاحب کا اپنا بیان ہے۔ کہ

"جن دنوں پیر صاحب گولڑوی نے مرزا صاحب کے برخلاف آواز اٹھائی۔ تو [illegible] نے ۱۹۰۰ء میں ان کو اور ان کیساتھ مجھ خاکسار اور دیگر علماء کو بالمقابل تفسیر نویسی کا نوٹس [illegible]"

(اہلحدیث ۱۳ فروری)

لیکن کیا مولوی صاحب بتا سکتے ہیں۔ کہ انہوں نے بھی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو بالمقابل تفسیر نویسی کا کوئی نوٹس دیا ہے۔ اگر نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ تو پھر نوٹس دینے والے کی شرائط کو نوٹس منظور کرنے کا ادعا کرنے والے کو اپنی تائید میں پیش کرنے کا کیا حق ہو سکتا ہے۔ ہاں جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرما چکے ہیں۔ مولوی صاحب خود چیلنج دیں۔ اور پھر جو چاہیں شرائط پیش کریں۔ اس وقت یہ نہیں کہا جائے گا۔ کہ انہیں فلاں شرط پیش کرنے کا حق نہیں بلکہ یہ دیکھا جائے گا۔ کہ ان کی شرائط میں معقولیت کس قدر پائی جاتی ہے۔ اور اگر وہ اپنی شرائط حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیش فرمودہ شرائط کے مطابق رکھیں گے۔ تو ہم بڑی خوشی کیساتھ ان شرائط کے آگے سر تسلیم خم کر دیں گے۔ اور ذرہ بھی چون وچرا نہیں کریں گے

مولوی ثناء اللہ تفسیر نویسی کیلئے حضرت مسیح موعود کے مقابلہ میں کیوں نہ آئے

پس مولوی صاحب کو اپنی پوزیشن پر غور کر کے اس کے مطابق کام کرنا چاہیئے۔ تاکہ ان کے طریق عمل میں معقولیت پائی جائے۔ پیر صاحب گولڑوی کو بالمقابل تفسیر نویسی کا چیلنج دینے والے چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے۔ اس لئے آپ کو حق تھا۔ کہ جو شرائط مناسب سمجھتے۔ پیش فرماتے۔ اب مولوی صاحب بھی چیلنج دیں۔ اور پھر جو چاہیں شرائط پیش کریں۔ مگر ہم جانتے ہیں۔ نہ تو وہ خود چیلنج دینے کی جرأت کر سکتے ہیں۔ اور نہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے پیش فرمودہ چیلنج کو آپ کی تجویز کردہ شرائط کے مطابق قبول کر سکتے ہیں۔ ان کی ساری چھیڑ خانی محض یہ دکھانے کے لئے ہوتی ہے۔ کہ وہ احمدیت کا مقابلہ کرنے کیلئے دم خم رکھتے ہیں۔ لیکن جب سامنے بلایا جاتا ہے۔ تو بھاگ جاتے ہیں۔ اور یہ ان کا طریق عمل آج سے نہیں۔ بلکہ شروع دن سے ہی ہے۔ آج وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیش فرمودہ شرائط بیان کر کے یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ ان کے مطابق تفسیر نویسی میں مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہی شرائط پر مقابلہ کے لئے بلایا تھا۔ اس وقت کیوں سامنے نہ آئے تھے۔

پیر صاحب گولڑوی کے متعلق حضرت مسیح موعود کے شرائط کی معقولیت

مگر ہم بتانا چاہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیر صاحب گولڑوی کو تفسیر نویسی کی دعوت دیتے ہوئے جو شرائط پیش کیں۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پوزیشن اور خود پیر صاحب کی حالت کے لحاظ سے بے حد ضروری اور نہایت معقول تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ الفاظ جو "اہلحدیث" ۱۳ فروری نے پیش کئے ہیں۔ یہ ہیں

[illegible] صاحب اور یہ صاحب) قرعہ اندازی سے ایک قرآنی صورت لے کر عربی فصیح بلیغ میں ایسی تفسیر جو قرآنی علوم اور حقائق اور معارف پر مشتمل ہو۔ ۔ ۔ فریقین کو اختیار ہوگا۔

کہ اپنی تسلی کے لئے ایک دوسرے کی بخوبی تلاشی لے لیں۔ تاکہ کوئی پوشیدہ کتاب ساتھ نہ ہو × × ہرگز اختیار نہ ہوگا کہ کوئی فریق اپنے پاس کوئی کتاب رکھے۔ یا کسی مددگار کو پاس بٹھائے × × × میں بہرحال اس مقابلہ کے لئے جو محض بالمقابل عربی تفسیر لکھنے میں ہوگا۔ لاہور میں اپنے تئیں پہنچاؤں گا۔"

یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک اشتہار ۲۸ اگست سنہ ۱۹۰۰ء کی مسلسل عبارت نہیں۔ بلکہ آگے کی عبارت پیچھے اور پیچھے کی آگے کردی گئی ہے۔ علاوہ ازیں ضروری حصہ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ پیر صاحب گولڑوی نے کس طرح نہایت اہم شرائط کو منظور نہ کرتے ہوئے مولوی صاحب کی طرح تفسیر نویسی سے فرار اختیار کیا۔ حذف کردیا گیا ہے۔ پیش کردہ عبارت سے مولوی صاحب کو جو کچھ دکھانا ہے۔ وہ انہی کے الفاظ میں یہ ہے۔ کہ

(اوّل) "مرزا صاحب متوفی بوقت تفسیر نویسی جامہ تلاشی دینے اور لینے کی شرط لگا چکے ہیں۔"

دوم یہ کہ آپ نے عربی میں [illegible] لکھنے کا چیلنج دیا۔

عربی میں تفسیر نویسی کا چیلنج دینے کی وجہ

ہم پہلے امر دوم کے متعلق یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام عربی تفسیر نویسی کی ضروری شرط اس لئے قرار دیتے تھے۔ کہ آپ نے عربی زبان میں بے نظیر فصاحت بخشے جانے کا دعویٰ خدا تعالےٰ کے الہام سے کیا تھا۔ لیکن آپ کے مخالف علماء آپ پر یہ الزام لگاتے تھے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام عربی نہیں جانتے۔ بلکہ دوسروں سے کتب لکھوا کر اپنے نام سے شائع کردیتے ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"عربی تحریروں کے وقت میں صدہا بنے بنائے فقرات وحی متلو کی طرح دل پر وارد ہوتے ہیں۔ اور یا یہ کہ کوئی فرشتہ ایک کاغذ پر لکھے ہوئے وہ فقرات دکھا دیتا ہے۔"

(نزول المسیح صفحہ ۵۳)

اسی طرح فرماتے ہیں۔ کہ

"منجملہ [illegible] تائیدی نشانوں میں سے ایک یہ نشان بھی مجھے دیا گیا ہے۔ کہ میں فصیح و بلیغ عربی میں قرآن شریف کی کسی سورۃ کی تفسیر لکھ سکتا ہوں۔" (نزول المسیح ص۵۳)

اسی بنا پر آپ نے یہ اعلان کر رکھا تھا۔ کہ

"اگر کوئی مولوی عربی کی بلاغت فصاحت میں میری کتاب کا مقابلہ کرنا چاہے گا۔ تو وہ ذلیل ہوگا۔ میں ہر ایک متکبر کو اختیار دیتا ہوں۔ کہ اسی عربی مکتوب کے مقابل پر طبع آزمائی کرے۔"

([illegible] بام اتھم ص۲۰)

مولوی ثناء اللہ عربی میں تفسیر نویسی کا چیلنج دیں

ان اقتباسات سے عربی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے تفسیر نویسی کا چیلنج دینے کی وجہ ظاہر ہے۔ کہ چونکہ عربی کی خاص قابلیت آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے بطور نشان عطاء ہوئی تھی۔ اس لئے آپ نے یہ اعتراض کرنے والوں کو کہ آپ عربی نہیں جانتے۔ عربی میں تفسیر نویسی کی دعوت دی۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو عربی کے متعلق اس قسم کا کوئی الہام نہیں ہوا۔ گو مولوی ثناء اللہ صاحب کو مخاطب کرکے حضور فرما چکے ہیں۔

"اگر انہیں عربی دانی کا دعویٰ ہے۔ تو اعلان کردیں کہ خدا تعالےٰ اس میں ان کی مدد کریگا۔ کوئی آئے۔ اور مقابلہ کرے۔ پھر ہو سکتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ مجھے بھی ان کے اس چیلنج کو منظور کرنے کی توفیق عطاء کرے۔" (الفضل ۳۱ جنوری ۱۹۳۱ء)

مولوی صاحب اس امتحان سے بچنے کے لئے جھٹ اپنا مقام چھوڑ کر لکھ دیتے ہیں۔ کہ میں "اردو بھی منظور کرسکتا ہوں۔" حالانکہ اگر واقع میں انہیں یہ دعویٰ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے انہیں عربی کا امتیازی علم بخشا گیا ہے۔ تو چاہیئے تھا۔ کہ فوراً ایک چیلنج شائع کردیتے کہ جسے دعویٰ ہو میرے مقابلہ پر عربی میں تفسیر لکھے۔ جس طرح کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا تھا۔ آپ نے کسی خاص شخص کو تو چیلنج نہیں دیا تھا۔ بلکہ سب دنیا کو چیلنج دیا تھا۔ اور عربی میں مقابلہ کرنے کا چیلنج صرف ہندوستان ہی نہیں عرب اور شام کے علماء کو بھی تھا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ عرب اور شام میں آپ کی جماعت برابر ترقی کر رہی ہے۔ اور کئی شاعر اور ادیب سلسلہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ جو اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ عرب لوگ بھی آپ کے اس دعویٰ کی صحت کے قائل ہو رہے ہیں۔ پس اگر مولوی صاحب کو یہ دعویٰ ہے۔ تو چاہیئے تھا۔ کہ چیلنج شائع کرتے۔ اور اگر دعویٰ نہیں۔ تو پھر اس سوال کو درمیان میں کیوں لاتے ہیں۔ جسے وہ خدا کا نشان نہیں سمجھتے۔ کیونکہ اس وقت بحث خدا تعالےٰ کی تائید اور اس کے نشان پر ہے نہ کہ زید یا بکر کے زیادہ یا کم عربی لکھنے میں مشاق ہونے کی۔

تفسیر نویسی کے وقت سابقہ تفسیروں کا پاس رکھنا

مولوی صاحب جبکہ عربی میں تفسیر لکھنے کے میدان سے [illegible] گئے ہیں۔ وہ اپنے تازہ [illegible] یہ قائم ہیں۔ کہ کوئی سابقہ [illegible] جائے۔ اور دلیل یہ دیتے ہیں۔ کہ "خود مرزا صاحب متوفی بوقت تفسیر نویسی جامہ تلاشی دینے اور لینے کی شرط لگا چکے ہیں۔"

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے تفسیروں کے پاس رکھنے کی ضرورت کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

"زیر بحث یہ امر تھا۔ کہ تفسیر لکھنے والے کی تفسیر میں کچھ ایسے معارف ہوں۔ جو پہلی کتابوں میں نہ ہوں۔ مگر میں تفسیروں کا حافظ نہیں ہوں۔ پھر ان تفسیروں کو دیکھے بغیر یہ کس طرح پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ فلاں بات ان میں آئی ہے۔ یا نہیں آئی۔ میں نے یہ چیلنج نہیں دیا۔ کہ میں تفسیروں کا حافظ ہوں۔ بلکہ یہ کہا ہے۔ کہ میں کچھ ایسے معارف بیان کروں گا۔ جو پہلی کتابوں میں نہ ہونگے اور اس کے لئے تفسیروں کا دیکھنا ضروری ہے۔ تا معلوم ہو سکے۔ کہ جو کچھ لکھا گیا۔ وہ پہلی کتابوں میں نہیں ہے۔ میری طرف سے کوشش تو یہی ہوگی۔ کہ کوئی ایسی بات نہ لکھی جائے۔ جو پہلی کتابوں میں ہو۔ مگر جب تک یہ نہ دیکھ لیا جائے۔ کہ پہلی کتابوں میں وہ باتیں نہیں۔ کس طرح تسلی ہو سکتی ہے۔ ہاں اگر میں ان کتابوں میں سے کچھ نقل کروں گا۔ تو اس سے میرا دعویٰ ہی غلط ہو جائے گا۔ پس نقل تو میرے دعویٰ کو باطل کرتی ہے۔ پھر مجھے اس سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔"

(الفضل ۳۱ جنوری ۱۹۳۱ء)

پیر گولڑوی کے متعلق کتاب نہ رکھنے کی شرط

جہاں ان الفاظ سے یہ ظاہر ہے۔ کہ تفسیر نویسی کے وقت تفسیروں کا پاس رکھنا ضروری ہے۔ وہاں یہ بھی ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ پیر صاحب گولڑوی کے متعلق جو یہ شرط رکھی گئی تھی۔ کہ "ہرگز اختیار نہ ہوگا۔ کہ کوئی فریق اپنے پاس کوئی کتاب رکھے۔" یہ نہایت ضروری تھی۔ کیونکہ انہیں جو چیلنج دیا گیا تھا۔ اس میں یہ بات نہ تھی۔ کہ "تفسیر لکھنے والے کی تفسیر میں کچھ ایسے معارف ہوں۔ جو پہلی کتابوں میں نہ ہوں۔" علاوہ ازیں پیر صاحب کے متعلق جامہ تلاشی کی شرط اس علم الٰہی کے ماتحت لگائی جا رہی تھی۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حاصل تھا۔ آپ دیکھ رہے تھے۔ کہ پیر صاحب کے لئے مقدر ہے۔ کہ وہ کسی دوسرے شخص کی تحریر اپنے نام سے پیش کردینگے۔ یہی وجہ تھی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسبات پر زور دیا۔ کہ "ہر ایک فریق کو اختیار ہوگا۔ کہ اپنی تسلی کے لئے فریق ثانی کی تلاشی کرلے۔ اس احتیاط سے کہ وہ پوشیدہ طور پر کسی کتاب سے مدد نہ لیتا ہو۔" (اشتہار ۲۰ جولائی ۱۹۰۰ء)

پھر ۲۸ اگست کے اشتہار میں لکھا۔

"ہرگز اختیار نہ ہوگا۔ کہ کوئی فریق اپنے پاس کوئی کتاب رکھے۔"

پیر گولڑوی کے متعلق خاص احتیاط

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ساری دنیا کے [illegible] کو تفسیر نویسی کا چیلنج دیا۔ لیکن کسی کے متعلق اس طرح کی جامہ تلاشی کی شرط نہ لگائی۔ حتی کہ پیر صاحب گولڑوی کے سلسلہ میں ہی جن ۸۶ علماء کو نام بنام دعوت دی گئی۔ ان کے ذکر میں بھی یہ شرط نہ رکھی۔ لیکن گولڑوی صاحب کے معاملہ میں یہاں تک احتیاط ضروری سمجھی۔ کہ فرمایا۔

"اگر کوئی فریق کسی ضروری حاجت کے لئے باہر جانا چاہے۔ تو دوسرے فریق کا کوئی نگرانی کرنے والا اس کیساتھ ہوگا۔ اور وہ تین آدمی سے زیادہ نہ ہوں گے۔ ہرگز جائز نہ ہوگا کہ تفسیر لکھنے کے وقت کسی فریق کو کوئی دوسرا مولوی مل سکے بجز کسی ایسے نوکر کے جو مثلاً پانی پلانا چاہتا ہے۔ اور فی الفور خدمت کے بعد واپس جانا ہوگا۔ فریقین ایک دوسرے کے مقابل صرف دو تین ہاتھ کے فاصلہ پر بیٹھیں گے۔ اس سے زیادہ دوری نہیں ہوگی۔ تا وہ دونوں ایک دوسرے کے حالات کے نگران رہ سکیں۔" اشتہار ۲۸ر اگست ۱۹۰۰ء

گولڑوی صاحب کے متعلق خاص پابندیوں کی وجہ

گولڑوی صاحب کے متعلق اس قدر پابندیوں سے ظاہر ہے کہ کوئی خاص بات ضرور تھی۔ جو اس قسم کی پابندیوں کی داعی تھی۔ اور وہ یہی تھی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو وہ واقعہ بتا دیا گیا تھا۔ جو آئندہ پیر صاحب سے پیش آنے والا تھا۔ اور جو آخر اس طرح ظاہر ہوا۔ کہ پیر صاحب نے تفسیر نویسی کے مقابلہ سے فرار اختیار کرنے کے بعد "سیف چشتیائی" کے نام سے ۱۹۰۲ء میں ایک کتاب شائع کی۔ اور اس میں ایک شخص محمد حسن ساکن بھین ضلع جہلم کی عبارتیں اپنی طرف سے شائع کیں۔ اور اس شخص کی جو مر چکا تھا۔ تحریر کردہ باتیں اپنے نام سے منسوب کرکے یہ بتانے کے لئے کہ یہ ان کی اپنی ہیں۔ شائع کر دیں۔ آخر یہ کارروائی پکڑی گئی۔ اور اس صفائی کے ساتھ ثابت ہوگئی کہ مولوی کرم الدین صاحب ساکن بھین جیسے شخص نے بھی جو سلسلہ کا اب تک سخت مخالف ہے۔ اسے "سارقانہ کارروائی" قرار دیا۔ اس طرح ثابت ہوگیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے پیر صاحب کے متعلق جو احتیاط رکھی تھی۔ وہ نہایت ضروری تھی۔ اور ایک پیشگوئی پر مشتمل تھی۔ جو تھوڑے ہی عرصہ کے بعد نہایت وضاحت کے ساتھ پوری ہوگئی

یہ ہے۔ اس شرط کی حقیقت جس میں گولڑوی صاحب کی جامہ تلاشی ضروری قرار دی گئی تھی۔ اور ظاہر ہے۔ کہ اس کا اس چیلنج سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے تمام علماء کو دے رکھا ہے اور جس کے لئے اس وقت مولوی ثناء اللہ صاحب کو مخاطب کیا جا رہا ہے۔ پس مولوی صاحب کو چاہیئے۔ کہ اس شرط کی آڑ نہ لیں۔ جو پیر صاحب گولڑوی کی ذات سے تعلق رکھتی تھی اور جو ایک عظیم الشان پیشگوئی پر مشتمل تھی۔ جس کا پورا ہونا ہر کہ ومہ پر واضح ہو چکا ہے۔ مولوی صاحب کو چاہیئے۔ کہ میدان میں آجائیں۔ اور اور پھر دیکھیں۔ کہ خدا تعالےٰ کیا رنگ دکھاتا ہے۔ اور کس طرح ثابت ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے راستبازوں کو جو علم معارف قرآن دیا جاتا ہے۔ وہ غیر کو نہیں دیا جاتا۔ اور آیت لا یمسہ الا المطھرون۔ اس کی شاہد ہے

ایک بھونڈی چال

مولوی صاحب نے مقابلہ سے پہلوتہی کی راہ سوچتے ہوئے۔ آخر میں ایک نہایت بھونڈی چال چلی ہے۔ اور وہ یہ کہ جماعت احمدیہ کو مخاطب کرکے لکھا ہے۔

کیا افسوس کا مقام ہے۔ کہ سالانہ جلسہ میں ہزاروں کے مجمع میں یہ تقریر کی۔ پھر مہینہ بھر اس تقریر کو مانجھ کر شائع کیا جس میں دنیا بھر کے علماء اسلام کو تفسیر نویسی کا چیلنج دیا گیا ہے۔ آخر بات نکلی تو یہ کہ "میں معارف قرآنیہ بیان کروں گا۔ جو حضرت مسیح موعود نے لکھے ہیں:۔

مرزا صاحب کے مریدو! ہم تم سے یہ نہیں کہتے۔ کہ تم مرزا صاحب کو چھوڑ دو۔ یہ تو تمہاری مرضی پر موقوف ہے۔ من شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر ہاں یہ کہنا تو ہمارا حق ہے اور ماننا تمہارا فرض ہے۔ کہ خلیفہ قادیان کا دعوےٰ قرآن دانی کا تھا۔ اس دعوےٰ کا ثبوت ان کی لیاقت سے ہونا چاہیئے"۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معارف پیش کرنا

سمجھ میں نہیں آتا۔ اس قدر جہالت کے اظہار کی مولوی صاحب کو کیا ضرورت پیش آئی۔ ان کے نزدیک وہ معارف قرآنیہ بیان کرنا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے لکھے ہیں۔ معمولی بات ہوگی۔ لیکن جماعت احمدیہ خوب جانتی ہے۔ اور خدا کے فضل سے تجربہ رکھتی ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ان حقائق اور معارف کی جو تشریح و توضیح فرماتے ہیں۔ وہ بجائے خود فہم قرآن کا بہت بڑا ثبوت ہے۔ اور یہ جماعت احمدیہ میں روحانیت اور تعلق باللہ کے لحاظ سے آپ کے سب سے بلند مقام رکھنے کا ثبوت ہے۔ اگر یہ کوئی ایسی ہی آسان بات ہوتی۔ تو غیر مبایعین کے امیر صاحب جنہیں حضرت مرزا صاحب کے علوم کا وارث" ہونے کا دعوےٰ بھی ہے۔ کیوں نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سنت پر عمل کرتے ہوئے مخالفین کو معارف قرآن میں مقابلہ کرنے کا چیلنج دیتے۔ کیا مولوی صاحب نے ان کی طرف سے کبھی یہ چیلنج سنا ہے۔ ان کا چیلنج دینا تو الگ رہا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز خود ان کو یہ چیلنج دے چکے ہیں۔ جسے آج تک منظور کرنے کی انہیں ہمت نہیں ہوئی۔ پس وہ معارف اور حقائق جن کا اشارہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی کتب میں پایا جاتا ہے۔ انہیں تفصیل و تشریح کے ساتھ بیان کرنا۔ کوئی معمولی بات نہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے سچے جانشین کی اصلی علامت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سچے جانشین کی علامت

پھر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تو اپنے چیلنج کی بنیاد ہی یہ رکھی ہے۔ کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تعلیم کی روشنی میں قرآن کریم کی تفسیر لکھوں گا۔ ملاحظہ ہو وہ چیلنج جو دیوبندیوں کو دیا گیا۔ اور جسے دیوبندیوں کی بجائے مولوی ثناء اللہ صاحب نے منظور کرنے کا اظہار کیا۔ تا یہ ثابت ہو۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام۔ نے قرآن کریم کی کیا خدمت کی ہے اس کیلئے ضروری ہے۔ کہ آپ جو حقائق و معارف بیان کریں انکی اصل اور جڑھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تحریروں میں ہو تا کہ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت دنیا پر ظاہر ہو وہاں یہ بھی معلوم ہو کہ آپ کے اصل جانشین حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ہی ہیں۔ اور یہ انکی بڑی لیاقت کا ثبوت ہے کہ جس کے ہوتے ہوئے" مرزا صاحب کے مریدوں" کو اور کسی ثبوت کی قطعاً ضرورت نہیں۔

ہمت ہے تو میدان میں آؤ!

بالآخر ہم مولوی صاحب سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ زیادہ وقت ضائع نہ کریں۔ اور یا تو یہ ثابت کریں۔ کہ جو شرائط ہماری طرف سے پیش کی گئی ہیں۔ اصل مقصد کو پورا کرنے میں روک ہیں۔ یا پھر چیلنج کو قبول کریں اور اگر خود انہیں عربی دانی کا یا اور کوئی دعوےٰ ہے۔ تو اسکے مطابق الگ چیلنج دیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی تصدیق

میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ یہ مضمون میری ہدایت سے لکھا گیا ہے۔ اور میں نے اسے دیکھ لیا ہے۔ میں اسقدر زائد کرتا ہوں۔ کہ میرا یہ دعوےٰ نہیں کہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب سے زیادہ عربی جانتا ہوں۔ میرا یہ دعوےٰ ہے کہ احمدیہ جماعت معارف قرآنیہ کے جاننے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے فیض سے اور مطابق آیت لا یمسہ الا المطھرون سب دوسرے لوگوں سے بڑھی ہوئی ہے کسی شخص کا کسی دوسرے کسی امر میں بڑھا ہوا ہونا تائید الٰہی کا ثبوت نہیں ہوتا۔ بلکہ موید من اللہ ہونے کا ثبوت یہ ہوتا ہے کہ سب قوم یا سب دنیا سے بڑھا ہوا ہو۔ پس مولوی صاحب کا عربی میں تفسیر لکھنے کا چیلنج مجھے دینا یا میرا انہیں دینا محض حماقت ہوگا۔ جبتک کہ ہم میں سے کسی کا یہ دعوےٰ نہ ہو۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کی تائید سے سب دنیا سے زیادہ فصیح عربی لکھ سکتا ہے۔ اور مجھے یہ دعوےٰ نہیں۔ اور جہاں تک میں سمجھتا ہوں مولوی صاحب کو بھی باوجود لاف زنی کی عادت کے ایسا دعوےٰ نہیں ہے۔ پس جس امر میں ہم میں سے کوئی اپنے موید من اللہ ہونے کا مدعی نہیں۔ اس میں مقابلہ سوائے پہلوانی کے اور کیا معنے رکھتا ہے۔ اور مولوی صاحب گو اپنے آپ کو اپنی قومیت اور اپنے شہر کی نسبت سے پہلوان خیال کرتے ہوں میں اپنے لئے خالی پہلوانی والے زور کو ہتک سمجھتا ہوں۔ اور صرف ایسے ہی مقابلہ کے لئے تیار ہوں جس سے اسلام اور سلسلہ کی سچائی ثابت ہوتی ہو۔ لیکن اگر میرا خیال مولوی صاحب کی نسبت درست نہیں بلکہ انہیں عربی تصنیف یا بے نظیر ترجمہ کرنے کا دعوےٰ ہے۔ تو وہ یہ چیلنج شائع کر دیں۔ کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے مجھے عربی زبان میں ایسی فصاحت عطا ہوئی ہے جسکی نظیر اس زمانہ میں موجود نہیں۔ یا قرآن کریم کے اردو ترجمہ کے لئے خاص کمال عطا ہوا ہے۔ پھر انکی اس فرعونیت کے لئے خدا تعالےٰ کے فضل سے ایک موسےٰ ضرور کھڑا ہو جائیگا۔ اور شاید اس میں خدا تعالےٰ کوئی نیا نشان ہی دکھا دے۔

خاکسار مرزا محمود احمد

حضرت مسیح موعودؑ نے خدا تعالیٰ کا متکلّم ہونا ثابت کیا

نئی زمین اور نیا آسمان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی بعثت سے دنیائے اسلام کو جو عظیم الشان فوائد حاصل ہوئے۔ اُن کا ذکر نہایت دلچسپ اور ایمان افروز چیز ہے۔ دنیا تاریک تھی۔ آپ نے شمع ہدایت روشن فرما کر اُسے منور کر دیا۔ کشتیِ اسلام بحرِ ظلمات میں ڈگمگا رہی تھی۔ آپ نے ناخدا بن کر اُسے بسلامت کنارے پر لگا دیا۔ پیاسی مخلوق نے آپ ہی کے ذریعہ آبِ بقا پیا۔ اور بھوکوں نے آپ ہی کے ذریعے خوانِ ہدیٰ سے سیری حاصل کی۔ مُردے زندہ ہُوئے۔ اور وُہ جو روحانی بینائی نہ رکھنے کی وجہ سے حق دیکھنے کی قابلیت نہ رکھتے تھے انہیں بینا بنا کر حق و راستی کا شیدا بنا دیا۔ آپ کے آنے سے دُنیا نے نئی زمین اور نیا آسمان دیکھا۔ اور وُہ کشف پُورا ہُوا۔ جس میں آپ نے فرمایا تھا۔ آؤ اب ہم نئی زمین اور نیا آسمان بنائیں۔

نئی زمین

نادان ملانوں نے اس پر شور مچایا۔ اور کہا۔ مرزا صاحب خدا بنتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ ہم نئی زمین اور نیا آسمان بنائیں گے حالانکہ یہ ایک کشف تھا۔ اور جس طرح ہر کشف تعبیر طلب ہوتا ہے اسی طرح یہ بھی تعبیر طلب ہے۔ اور اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی بعثت کے ذریعہ نئی زمین طیار کی جائے گی۔ پہلی زمین یعنی وُہ دل جن میں انبیاء علیہم السّلام ہدایت کا بیج بویا کرتے تھے۔ ناکارہ ہو چکی تھی۔ قلوب کی زمین ایک عرصہ تک آسمانی پانی سے محروم رہنے کی وجہ سے مُردہ ہو چکی تھی۔ بعینہٖ اسی طرح جس طرح دُنیا کی زمین پر جب تک آسمانی پانی نہیں برستا۔ وُہ اپنی قابلیتوں کے اظہار کا موقعہ نہیں پا سکتی۔ اور اگر ایک لمبے عرصہ تک بارش نہ ہو۔ تو بنجر ہو جاتی ہے۔ یہی کیفیت انسانی قلوب کی ہو چکی تھی۔ کیونکہ جب تک دلوں پر انوار الٰہیہ اور علوم حقّہ اور نشانات سماویہ کی بارش نہیں ہوتی۔ وُہ بھی اپنے کمالات کا اظہار نہیں کر سکتے۔ اور اگر ایک لمبے عرصہ تک آسمانی وحی کے پانی سے انہیں سینچا نہ جائے۔ تو وُہ ناکارہ ہو جاتے ہیں۔ اور مذہبی اصلاح میں انہیں مردہ کہا جاتا ہے۔ پس اس کشف میں بتلایا گیا تھا۔ کہ لوگ ایک عرصہ تک آسمانی انوار کی بارش سے محروم رہنے کی وجہ سے اور اس وجہ سے کہ وحیِ آسمانی کے پانی سے ان کے قلوب کی زمین سیراب نہ ہُوئی۔ مُردہ ہو گئے۔ اب خدا نے ارادہ کیا ہے۔ کہ ایک نئی زمین طیار کرے۔ یعنی اپنی قدرتِ کاملہ سے ایسے لوگ پیدا کرے۔ جو اس کے فرستادہ کی آواز پر لبیک کہکر زندگی حاصل کریں۔ جن کے دل نورِ ہدایت سے مطابقت رکھتے ہوں۔ وُہ چٹان کی طرح نہ ہوں۔ کہ ان پر پانی گرے۔ اور پھسل جائے۔ بلکہ وُہ اس کھیت کی طرح ہوں۔ جو بارش کا پانی جذب کر لیتا ہے۔ اور پھر سرسبز ہو جاتا ہے۔

پس اس کشف میں ایسی جماعت کی خبر دی گئی تھی۔ جو خدا کے انوار جذب کرنے والی تھی۔ اور خدا ارادہ فرما چکا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے ذریعہ دنیا میں ایک عظیم الشان تغیر پیدا فرمائے۔ اور نئی زمین اور نیا آسمان بنائے۔

نئے آسمان کا مطلب

آسمان چونکہ فیوضات کا منبع ہے۔ اور انوارِ الٰہیہ کا مبدا ہے۔ اس لئے جب خدا تعالےٰ نے یہ کہا۔ کہ اب نیا آسمان بنایا جائے گا۔ تو اس کا بھی یہی مطلب تھا۔ کہ اب اللہ تعالےٰ متواتر اپنے آسمانی فیوض اہلِ زمین پر نازل کرے گا۔ پہلے آسمان کو جس سے فیض کا نزول بند ہو گیا تھا۔ بدل دیا جائے گا۔ خشکی اور قحط سالی کا دور دورہ ہٹ جائے گا۔ اور وُہ وقت آئیگا جب آسمان سے وحیِ الٰہی اور نشانات و معجزات بارش کی طرح نازل ہونگے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ یہ تغیر مقدر تھا۔ جو ہُوا۔

زمین و آسمان بدل گیا

ہم نے دیکھا حقیقتاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی بعثت کے بعد زمین بھی بدل گئی۔ اور آسمان بھی بدل گیا۔ لوگوں کے قلوب بدل دیئے گئے۔ اور ان میں ہدایت کا بیج بو دیا گیا۔ آسمان سے متواتر اتنے زور سے نشاناتِ الٰہیہ کی بارش ہوئی۔ کہ سعادت مند انسان اس سے مستفیض ہُوئے۔ آج کئی لاکھ انسان دُنیا کے ہر حصہ میں ایسے موجود ہیں۔ جو اپنے قلوب کی زمینوں کو انوار الٰہیہ سے نہایت سرسبز اور شاداب پاتے ہیں۔ اور اپنے لئے آسمان کے دروازے کُھلے ہوئے دیکھتے ہیں۔ پھر اس لحاظ سے بھی زمین بدل گئی۔ کہ لوگوں کے احساسات اور خیالات میں تغیر عظیم پیدا ہو گیا۔ آج ہر قوم اپنے اپنے دائرہ سے نکل کر یہ خواہش رکھتی ہے۔ کہ دنیا میں پھیل جائے۔ پہلے جمُود کی سی حالت تھی۔ اور یُوں نظر آ رہا تھا۔ کہ لوگ سوئے ہوئے ہیں۔ مگر جب خُدا نے اپنا صور پھونکا۔ تو سوئی ہوئی قومیں بھی اُٹھ بیٹھیں۔ انہیں بھی احساس پیدا ہوا۔ کہ وُہ ترقی حاصل کریں۔ اگر غور کر کے دیکھا جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے بعد ہی یہ عظیم الشان تغیر واقعہ ہُوا ہے۔ پس آپ کی آمد سے زمین بھی بدل گئی اور آسمان بھی بدل گیا۔ رعایا میں بھی تغیر ہو گیا۔ اور حکومت میں بھی بڑوں نے بھی اپنے اندر تغیر پیدا کیا۔ اور چھوٹوں نے بھی۔ ترقی یافتہ اقوام بھی اپنی جگہ سے ہل گئیں۔ اور پست قومیں بھی اُٹھنے لگ گئیں۔ یہ اتنا عظیم الشان تغیر ہے۔ جو یقینی طور پر ظاہر کرتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے خاص ارادہ اور منشا کے بعد پیدا ہُوا ہے۔ اور یہ وہی ارادہ ہے۔ جو خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ظاہر کیا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے بعد دنیا میں ہر رنگ میں تغیر ہُوا۔ روحانی طور پر بھی اور جسمانی طور پر بھی۔ دینی لحاظ سے بھی اور دنیوی لحاظ سے بھی۔ اس وقت دینی تغیرات میں سے صرف ایک کا ذکر کیا جاتا ہے۔

صفاتِ الٰہیہ کی جلوہ گری

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالےٰ کی صفات پر حقیقی ایمان پیدا کیا ہے۔ مثلاً خدا کی ایک عظیم الشان صفت یہ ہے۔ کہ وُہ متکلم ہے۔ ساری دنیا اس صفت کو تسلیم کرتی ہے۔ مگر باوجود اس کے کہ زبان سے خدا کے متکلم ہونے کا اقرار کرتے تھے۔ مگر دل منکر تھے۔ ہر مذہب و ملت کے لوگ کہتے تھے۔ کہ خدا بے شک کلام کیا کرتا تھا۔ مگر اب نہیں۔ حتےٰ کہ مسلمانوں کا بھی یہی عقیدہ ہو گیا تھا۔ خدا تعالےٰ نے موسےٰ علیہ السلام سے کلام کیا۔ جنہیں کلیم اللہ کہتے تھے خدا تعالےٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا۔ اور انہیں رُوح اللہ کہتے تھے خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سب سے بڑھ کر کلام کیا۔ اور آپؐ کو افضل الرسل کہتے تھے۔ پھر یہ بھی اقرار کرتے تھے۔ کہ امت محمدیہ میں سینکڑوں اولیاء کرام سے خدا ہمکلام ہُوا۔ مگر باوجود اس کے وُہ یہ بھی کہتے تھے۔ اب خدا کسی سے کلام نہیں کرتا۔ گویا اب اس کی یہ صفت معطل ہو چکی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے دُنیا کو بتایا۔ کہ خدا متکلم ہے۔ اور اب بھی کلام کرتا ہے۔ میں خدا کا زندہ نشان موجود ہُوں۔ میرے ساتھ وُہ کلام کرتا اور بار بار کرتا ہے۔

وحیُ الٰہی کا ثبوت

اور دنیا نے جب سوال کیا۔ کہ اس بات کا کیا ثبوت ہے۔ کہ وُہ کلام جو آپ پر نازل ہوتا ہے۔ خدا کا کلام ہے۔ تو اس کا جواب آپ نے رُوح الحق کی تائید سے یہ دیا۔ کہ:-

"جو کلام مجھ پر نازل ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ایک شوکت اور لذت اور تاثیر ہے۔ وُہ ایک فولادی میخ کی طرح میرے دل کے اندر دھنس جاتا ہے اور تاریکی کو دُور کرتا ہے۔ اور اس کے ورود سے مجھے ایک نہایت لطیف لذت آتی ہے۔ کاش اگر میں قادر ہو سکتا۔ تو میں اس کو بیان کرتا۔ مگر روحانی لذتیں ہوں۔ خواہ جسمانی۔ ان کی کیفیات کا پُورا نقشہ کھینچکر دکھلانا۔ انسانی طاقت سے بڑھ کر ہے۔ ایک شخص ایک محبوب کو دیکھتا ہے۔ وُہ اس کی ملاحتِ حُسن سے لذت اٹھاتا ہے۔ مگر وُہ بیان نہیں کر سکتا۔ کہ وُہ لذت کیا چیز ہے اسی طرح وُہ خدا جو تمام ہستیوں کا علت العلل ہے۔ جیسا کہ اس کا دیدار اعلےٰ درجہ کی لذت کا سرچشمہ ہے۔ ایسا ہی اس کی گفتار بھی لذات کا سرچشمہ ہے اگر ایک کلام انسان سُنے۔ یعنی ایک آواز اس کے دل پر پہنچے۔ اور اُس کی زبان پر جاری ہو۔ اور اُس کو شبہ باقی رہ جائے۔ کہ شاید یہ شیطانی آواز ہے یا حدیث النفس ہے۔ تو درحقیقت وُہ شیطانی آواز ہو گی۔ یا حدیث النفس ہو گی۔

کیونکہ خدا تعالیٰ کا کلام جس قوت اور برکت اور روشنی اور تاثیر اور لذت اور خدائی طاقت اور چمکتے ہوئے چہرہ کے ساتھ دل پر نازل ہوتا ہے خود یقین دلا دیتا ہے۔ کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ اور ہرگز مردہ آوازوں سے مشابہت نہیں رکھتا۔ بلکہ اس کے اندر ایک جان ہوتی ہے۔ اور اس کے اندر ایک طاقت ہوتی ہے۔ اور اس کے اندر ایک کشش ہوتی ہے۔ اور اس کے اندر یقین بخشنے کی ایک خاصیت ہوتی ہے۔ اور اس کے اندر ایک لذت ہوتی ہے۔ اور اس کے اندر ایک روشنی ہوتی ہے۔ اور اس کے اندر ایک خارق عادت تجلی ہوتی ہے۔ اور اس کے ساتھ ذرہ ذرہ وجود پر تصرف کرنے والے ملائک ہوتے ہیں۔ اور علاوہ اس کے اس کے ساتھ خدائی صفات کے اور بہت سے خوارق ہوتے ہیں۔ اس لئے ممکن ہی نہیں ہوتا۔ کہ ایسی وحی کے مورد کے دل میں شبہ پیدا ہو سکے۔ بلکہ وہ شبہ کو کفر سمجھتا ہے۔ اور اگر اس کو کوئی اور معجزہ نہ دیا جائے۔ تو وہ اس وحی کو جو ان صفات پر مشتمل ہے بجائے خود ایک معجزہ قرار دیتا ہے۔" (نزول المسیح صفحہ ۸۶)

خدا کی باتیں پوری ہوئیں!

اس کے علاوہ آپ نے فرمایا۔ اس کلام کے خدائی کلام ہونے کا ایک اور ثبوت یہ ہے۔ کہ جو باتیں میں کہہ رہا ہوں۔ وہ پوری ہو کر رہینگی۔ چنانچہ بے شمار نشان پورے ہوئے۔ اور ہو رہے ہیں جماعت کی ترقی جو ہر شخص ملاحظہ کر سکتا ہے۔ یہ بھی اس کلام کے سچا ہونے کا زبردست ثبوت ہے۔ جو خدا تعالےٰ نے قبل از وقت اُس وقت جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام گوشۂ گمنامی میں تھے۔ اور آپ کے گاؤں کے لوگ بھی آپ کو نہ جانتے تھے پیش کیا تھا۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے خدا کی صفات پر حقیقی ایمان پیدا کیا۔ اور لوگوں کو مشاہدہ کرا دیا۔ کہ فی الحقیقت خدا متکلم اور دوسری صفات سے متصف ہے۔

دُنیا کو خُدا دکھا دیا۔

اس سے پہلے لوگ اگرچہ خدا پر اپنا ایمان ظاہر کرتے تھے۔ مگر ان کا ایمان صرف رسمی ایمان تھا۔ وُہ اپنے آباء و اجداد سے سنتے چلے آئے تھے کہ خدا کلام کرتا ہے۔ مگر باوجود اس کے انہیں اس صفت کے ظہور کا یقینی مشاہدہ نہیں تھا۔ اور خدا کے متعلق جب تک ایسا یقین دل میں پیدا نہ ہو جائے جو حق الیقین کے مرتبہ تک پہنچا ہوا ہو۔ تب تک خدا کے قرب کے لئے دل میں حقیقی تڑپ پیدا نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ سماعی ایمان اگرچہ زبان پر جاری ہوتا ہے مگر دل اس سے خالی ہوتا ہے۔ اور چونکہ خدا اپنے مومن بندہ سے اس کی دلی کیفیات کے مطابق سلوک کرتا ہے۔ اس لئے جب تک خدا کسی کے دل کو مصفیٰ نہیں پاتا۔ اُسے اپنی محبت کا آماجگاہ بھی نہیں بناتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے دنیا پر ایک عظیم الشان احسان فرمایا ہے۔ کہ آپ نے مجاز کو حقیقت سے تبدیل کر دیا۔ اور وُہ خدا جو لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ تھا۔ اُسے اُن کے سامنے

تمدّنِ اسلام

دعوتوں کانفرنسوں اور مجالس کے متعلق

اسلامی ہدایات

یہ صرف دعوےٰ ہی نہیں۔ بلکہ حقیقت ہے۔ کہ اسلام ہر لحاظ اور ہر پہلو سے جامع اور مکمل مذہب ہے۔ انسانی زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس کیلئے اسلام کے پیش کردہ ضابطہ میں ضروری قابلِ عمل اور نہایت آرام دہ ہدایات موجود نہ ہوں دیگر مذاہب جو اس وقت اسلام کے مقابلہ میں اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔ اول تو ان کی پیش کردہ تعلیمات انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں پر حاوی نہیں۔ پھر عام طور پر وُہ اس قدر تکلیف دہ۔ پریشان کن اور دُور از کار ہیں۔ کہ خود ان کے متبعین انہیں ترک کرنے پر مجبور ہو گئے جا رہے ہیں۔ لیکن اسلام نے آج سے تیرہ سو سال قبل جہالت اور تاریکی کے زمانہ میں روحانی امور کے علاوہ عام تمدنی لحاظ سے بھی ایسے لاجواب اصول دُنیا کے سامنے پیش کئے ہیں کہ آج علمی لحاظ سے اس قدر عروج حاصل کر لینے کے باوجود دُنیا ان سے بہتر تجویز نہیں کر سکی۔ بلکہ ایک مسلم نہایت فخر کے ساتھ ہر مجلس اور ہر سوسائٹی میں یہ بات پیش کر سکتا ہے۔ کہ اسلام نے جو اصول آج سے تیرہ صدیاں قبل پیش کئے۔ موجودہ دور کی تہذیب اور تمدن کی بنیاد انہی پر رکھی جا رہی ہے

اس وقت ہم ان چند ایک ہدایات کو پیش کرنے پر اکتفا کریں گے جو اسلام نے دعوتوں۔ مجلسوں اور اجتماعوں وغیرہ کے مواقع کے متعلق دی ہیں۔ تاکہ اس پہلو سے اسلامی تمدن کی فضیلت ثابت ہو سکے ؞

دعوت کے متعلق اسلامی احکام یہ ہیں۔ کہ (۱) جو لوگ مدعو کئے جائیں۔ وُہ سوائے کسی خاص مجبوری کے ضرور شریک ہوں۔ کیونکہ اس سے دوستانہ اور محبانہ تعلقات میں زیادتی ہوتی ہے۔ لیکن بن بلائے کسی شخص کو دعوت میں جانے کی اجازت نہیں۔ ہاں اگر کوئی کسی کو ساتھ لے جانا چاہے۔ تو ضروری ہے۔ کہ پہلے صاحب خانہ سے اجازت حاصل کرے ؞ (۲) کھانے کے وقت سے پہلے جا کر وہاں نہ بیٹھے رہیں۔ بلکہ وقت مقررہ پر جائیں۔ اور (۳) اسی طرح فراغت کے بعد اگر خاص طور پر بیٹھنے کی درخواست نہ ہو۔ تو فوراً رخصت ہو جائیں (۴) کھانے کے وقت صفائی کا خاص خیال رکھیں کھانے کی تنقیص نہ کریں۔ اور نہ ہی ایسی تعریف کریں جس سے چھچھورپن اور تملق کی بو آتی ہو۔ (۵) کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھوئیں اور صاحبِ خانہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعائے خیر کریں ؞

اسلام نے صرف تین قسم کی انجمنوں اور کانفرنسوں کے فائدہ کو تسلیم کیا ہے۔ اوّل من امر بصدقۃ یعنی غرباء اور حاجتمند لوگوں کی امداد اور خبر گیری کے لئے قائم شدہ انجمنیں۔ دوسرے من امر بمعروف علوم و فنون کی ترقی اور اشاعت کا کام کرنے والی اور تیسرے من امر باصلاح بین الناس یعنی جھگڑے اور فسادوں کو روکنے والی۔ خواہ وُہ فسادات انفرادی ہوں۔ یا قومی۔ یا بین الاقوامی ؞

چونکہ ایسے اجتماعات میں ہجوم کی وجہ سے ہوا خراب ہو جاتی ہے اس لئے ہدایت ہے۔ کہ ایسے موقعہ پر نہا دھو کر اور اگر ممکن ہو۔ تو خوشبو وغیرہ لگا کر جانا چاہیئے۔ تا ہوا صاف رہے۔ اور بدبودار چیز مثلاً پیاز۔ لہسن وغیرہ کھا کر مجلسوں میں آنے کی ممانعت کر دی ہے۔ پھر یہ بھی حکم ہے۔ کہ مجلس میں حلقہ وسیع بنا کر بیٹھیں۔ تا ایک دوسرے کے سانس لینے سے تکلیف نہ ہو۔ اسی طرح بعد میں آنے والوں کے لئے جگہ بنائی جائے۔ کوئی شخص صاحب صدر کی اجازت کے بغیر نہ تو گفتگو کرے اور نہ ہی مجلس سے اٹھ کر جائے۔ ترتیب کے ساتھ صدر کو مخاطب کر کے بات کریں۔ اور متانت و سنجیدگی کے ساتھ آہستہ بات کریں۔ اجازت لے کر جو شخص باہر جائے۔ اور اسے پھر واپس آنا ہو۔ اس کی جگہ کوئی اور نہ بیٹھے۔ جب یہ معلوم ہو۔ کہ دو شخص عمداً پاس پاس بیٹھے ہیں۔ تو خواہ ان کے درمیان کچھ خلا بھی ہو۔ وہاں بیٹھنے کی ممانعت ہے۔ مجلس میں کانا پھوسی کی اجازت نہیں۔ تا کسی کو یہ خیال نہ ہو۔ کہ شاید میری تنقیص کر رہے ہیں۔ اگر کسی شخص کو کوئی متعدی عارضہ لاحق ہو۔ تو وُہ کسی ایسی مجلس میں نہ جائے۔ جہاں عوام کا اجتماع ہو۔ کیونکہ اس طرح اس مرض کے دوسروں کو لگ جانے کا احتمال ہے اسی حکم کی بنا پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک کوڑھی کو بیت اللہ کے حج سے روک دیا تھا۔ اور اسے حکم دیا تھا۔ کہ اپنے گھر میں بیٹھے رہا کرو۔ اور ایسے مقامات پر نہ جایا کرو۔ جہاں دوسروں سے اختلاط کا امکان ہو۔ تا وُہ اس بیماری سے محفوظ رہیں ؞

یہ ہیں وُہ مختصر اور موٹی موٹی ہدایات جو اسلام نے دعوتوں اور مجالس کے سلسلہ میں دی ہیں۔ اور جن کے مفید ہونے میں کسی کو کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہو سکتی۔ کیا ہی پاکیزہ اور فرحت بخش تعلیم ہے۔ اور اسے پڑھ کر یہ امر بخوبی ذہن میں آ سکتا ہے۔ کہ اسلام نے اپنے ماننے والوں کے لئے کس طرح ہر ہر قدم پر رہنمائی کی ہے تا وُہ کسی ناہموار مقام سے ٹھوکر کھا کر پریشان نہ ہوں۔

اسلام کے سوا باقی جس قدر مذاہب اس وقت دُنیا میں مروج ہیں۔ وُہ قطعاً اس بات کا ثبوت نہیں پیش کر سکتے۔ کہ ان میں سے کسی نے اپنے پیروؤں کے لئے ایسا مکمل۔ جامع۔ منفعت بخش اور آرام دہ ضابطۂ تمدن دُنیا کے سامنے پیش کیا ؞

مگر یہ نہایت ہی افسوس کا مقام ہے۔ کہ غیر مسلم اقوام نے ان ہدایات کو اخذ کیا۔ اس تعلیم پر اپنی تہذیب و تمدن کی بنیاد رکھی۔ اور اس کے طفیل آج دُنیا کے مہذب اور متمدن اقوام سمجھی جاتی ہیں۔ مگر وُہ مسلمان جن پر خدا تعالےٰ نے یہ احسان کیا۔ اور جن کے واسطے ایسی پاکیزہ تعلیم نازل فرمائی۔ وُہ اسے ترک کر کے آج غیر متمدن اور غیر مہذب سمجھے جا رہے ہیں۔ اور ان کا شمار ناتراشیدہ اخلاق رکھنے والوں میں ہوتا ہے ؞

کر دیا۔ خدا ایسے شک ایک وراء الوریٰ ہستی ہے۔ اور وُہ لا تدرکہ الابصار کی شان رکھنے والی ہے۔ مگر جب اسکی صفات کے جلالی اور جمالی رنگ میں لوگوں پر اپنا پرتو ڈالتی ہیں۔ تو انہی صفات میں اس کا عکس دکھائی دینے لگتا ہے۔ اور صاف معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ خدا پوشیدہ نہیں۔ بلکہ ظاہر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہی اس زمانہ میں دُنیا کو خدا دکھایا یہ اس بحر مواج سے احسانات کا ایک قطرہ ہے۔ جو اہل دنیا کی سیرابی کے لئے خدا کی طرف سے جاری کیا گیا۔ مبارک وہ جنہوں نے اس سے فائدہ اٹھایا۔

جماعتوں کے معائنہ اور بقایا کی وصولی کیلئے انسپکٹروں کا تقرر

بیت المال جماعتوں کے نوٹس میں یہ امر بذریعہ خطوط لا رہا ہے۔ کہ سال رواں کے ختم ہونے میں بہت کم عرصہ رہ گیا ہے۔ یا یوں کہو۔ کہ زیادہ سے زیادہ اس وقت ڈیڑھ ماہ کا عرصہ باقی ہے اس قلیل عرصہ میں جماعتوں کو یہ کام کرنا ہے کہ وہ اپنے اس بجٹ کو پورا کریں جو ان کی تشخیص کے بعد شائع کیا جا چکا ہے یا بصورت عدم تشخیص بیت المال کی طرف سے مقرر کیا گیا ہے۔ اگر کوئی جماعت اس بجٹ کو پورا نہیں کرے گی۔ تو اس کا نام بجٹ پورا کرنے والی جماعتوں میں نہیں آئے گا ؛

مجلس مشاورت ۱۹۳۰ء میں یہ فیصلہ کیا جا چکا ہے کہ چندہ کا وصول کرنا مقامی سکرٹری کا کام ہے جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے یہ الفاظ شاہد ہیں "آئندہ محصل کا کام چندہ بھیجنا نہیں ہوگا۔ یہ مقامی سکرٹری کا کام ہے وہ جتنا زیادہ چندہ وصول کرے اس کی تعریف کا وہی مستحق ہوگا محصل کا کام آمد کی تشخیص ہوگا"!

اس اصل کے ماتحت مقامی سکرٹریوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے بجٹ کو پورا کریں۔ بجٹ سے مراد چندہ عام چندہ مستورات وحصہ آمد کا بجٹ ہے۔ اس کے ماسوی دوسری مدات بجٹ کی آمد میں شمار نہیں کی جائیں گی ؛

چونکہ مالی سال کے ختم ہونے میں قلیل عرصہ ہے۔ اور میں چاہتا ہوں کہ ٹھیک ۳۰ اپریل کی شام تک جماعتیں اپنے بجٹ کو پورا کریں اس لئے میں ذیل میں انسپکٹروں کے تقرر کا اعلان کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں۔ کہ آنریری انسپکٹر صاحبان حتی الوسع بہت جلد اپنی متعلقہ جماعات میں تشریف لے جا کر معائنہ فرمائیں گے۔ بعد معائنہ مجھے مفصل رپورٹ بھیج دیں گے۔ معائنہ میں کیا دیکھا جائے گا۔ انسپکٹر صاحبان کی خدمت میں میں نے ہدایات مفصل لکھ دی ہیں۔ تمام احباب کی آگاہی کے لئے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کا خلاصہ یہاں دیدیا جائے۔ چنانچہ معائنہ کے لئے حسب ذیل امور دیکھنا ضروری ہیں۔ (۱) بجٹ جو جماعت سے کسی نمائندہ نے تشخیص کر کے بھیجا ہے۔ یا جماعت نے خود بھیجا ہے۔ یا بیت المال کا مقرر کردہ ہے۔ وہ احباب کی آمدنی کے لحاظ سے صحیح ہے یا اس میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ اور کس قدر اضافہ ہو سکتا ہے اس کی تحقیق اچھی طرح کی جائے۔ اور اس کی نسبت مکمل رپورٹ پیش کریں (۲) وصولی بجٹ کے مطابق ہے اگر نہیں تو کیا وجوہات ہیں بقائے داروں کی مکمل فہرست ارسال فرماویں جس کے لئے فارم ارسال کئے گئے ہیں۔

(۳) جو چندہ تمام سال میں یعنی یکم مئی ۱۹۳۰ء سے اب تک وصول ہوا ہے۔ اس کا حساب باقاعدہ رکھا گیا ہے۔ یعنی رسید بکیں موجود ہیں رقوم وصول شدہ رسید بکوں سے رجسٹرات روزنامچہ وکھاتہ پر باقاعدہ درج ہو چکی ہیں اور یہ رقوم وصول شدہ حسب بیت المال کے نام بھیج دی گئی ہیں۔ اس کا باقاعدہ مقابلہ کر لیا جائے اگر ہماری درج کردہ رقم اور جماعت کے حساب میں فرق ہو تو پھر مکمل حساب ان رقوم کا جو قادیان بھیجی گئی ہیں اپنی رپورٹ کے ساتھ ارسال کریں ؛

اس جگہ میں یہ اعلان کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ ہر جماعت کے سیکرٹری مال اس امر کو نوٹ کر لیں۔ کہ سال ۱۹۳۰-۳۱ء کے بجٹ میں صرف وہ رقوم محسوب ہو سکیں گی۔ جو دفتر محاسب میں بہ تفصیل ۳۰ اپریل ۱۹۳۱ء کی شام تک باقاعدہ داخل ہو جائیں گی۔ جو رقم یکم مئی کو داخل ہوگی وہ کسی طرح بھی سال رواں میں محسوب نہ ہو سکے گی اس لئے کہ یہ فیصلہ کیا جا چکا ہے۔ کہ ۳۰ اپریل کے بعد کوئی زیادہ مہلت نہیں دی جا سکتی۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ انسپکٹر صاحبان اور جس جماعت کا معائنہ کرنا ہے۔ اس کے عہدیداران انسپکٹر صاحبان کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے اس کام کو احسن طور پر سرانجام دے کر شکریہ کا موقعہ دیں گے۔

ذیل میں انسپکٹر صاحبان کے نام اور ان کی مقررہ جماعتیں درج کی جاتی ہیں :

نام انسپکٹر	نام جماعت جس کا معائنہ کرنا ہے
جناب قاضی محمد عبد اللہ صاحب و محمد ایوب صاحب	قادیان
جناب مرزا محمد شفیع صاحب	گورداسپور و بٹالہ
جناب بابو فضل احمد صاحب لاہور	امرتسر
جناب مرزا مبارک بیگ صاحب کلانور	دہرم کوٹ بگہ۔ اٹھوال۔ شکار۔ ڈیرہ بابا نانک۔ لودی ننگل
جناب مولوی عبد الرحمن صاحب مولوی فاضل	فیض اللہ چک۔ بازید چک۔ سیل چک تلونڈی جھنگلاں۔ سیکھوا ؛
جناب بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی	بھیرو چک۔ بگول۔ بیری۔ وجلہ
جناب مولوی چراغ الدین صاحب گورداسپور	غالب پور جھنگواں۔ لیسن کرال۔ پٹھانکوٹ۔ دولت پور
جناب شیخ عبد الرحمن صاحب مصری	لاہور
جناب قاضی عبد الحمید صاحب پلیڈر امرتسر	قصور
جناب ملک خدا بخش صاحب لاہور	فیروزپور
جناب ملک نور الدین صاحب قادیان	گوجرانوالہ۔ شاہدرہ۔ لائل پور۔ وزیرآباد۔ حافظ آباد۔ شیخوپورہ
جناب مولوی عبد الرحمن صاحب برکتی	مانگٹ اونچے۔ فیروز والہ
جناب شیخ نیاز محمد صاحب بوم انسپکٹر پولیس۔	سیالکوٹ شہر
جناب مرزا احمد بیگ صاحب سیالکوٹ	جموں
جناب ماسٹر سعد الدین صاحب بی اے	گجرات
جناب منشی عبد اللہ صاحب چکوال	جہلم
جناب بابو شاہ عالم صاحب جہلم	راولپنڈی
جناب بابو محمد عالم صاحب راولپنڈی	نوشہرہ۔ مردان۔ کیمل پور
جناب میاں محمد یوسف صاحب مردان	پشاور
جناب ڈاکٹر فتح الدین صاحب	کوہاٹ
جناب بابو محمد اکبر خاں صاحب ملتان	ڈیرہ غازی خاں
جناب شیخ فضل الرحمن صاحب اختر	ملتان۔ منٹگمری۔ اوکاڑہ
جناب چوہدری فضل الہی صاحب دیپالپور	پاک پٹن
جناب حافظ محمد عبد اللہ صاحب نکودر	جالندھر چھاؤنی۔ کپورتھلہ
جناب چوہدری چھجو خاں صاحب سڑوعہ	کریام۔ راہوں
جناب چوہدری غلام احمد خاں صاحب کریام	کاٹھگڑھ
جناب چوہدری بشارت علی خاں صاحب	نواں شہر۔ سڑوعہ
جناب میاں عطاء اللہ صاحب وکیل نواں شہر	بنگہ
جناب منشی احمد الدین صاحب مالیرکوٹلہ	لدھیانہ
جناب ماسٹر برکت علی صاحب لائق	مالیرکوٹلہ
جناب مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری	پٹیالہ۔ نابھہ
جناب عبد الغنی خان صاحب افسر فراش خانہ	سامانہ
جناب پیر سراج الحق صاحب پٹیالہ	سنور
جناب بابو غلام حسین صاحب دہلی	میرٹھ
جناب بابو احمد جان صاحب لکھنؤ	شاہجہانپور۔ الہ آباد
جناب ملک محمد اسماعیل صاحب اسپیشل آفیسر	مظفرپور۔ مونگھیر
جناب عبد الستار صاحب کٹک	سونگھڑہ
جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب	حیدرآباد دکن
جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی	بمبئی

(ناظر بیت المال قادیان)

ضرورت ملازمت

میں تجربہ کار کارکن ریٹائرڈ شدہ جے وی ٹیچر ہوں بہت اچھی کام بخوبی کر سکتا ہوں۔ اگر کسی قومی یا اسلامیہ یا احمدیہ سکول کے ٹیچر یا پرائیویٹ طور پر کسی صاحب ثروت کو اپنے بچوں کی ابتدائی تعلیم کے لئے ٹیچر کی ضرورت ہو۔ تو مندرجہ ذیل پتہ سے طلب فرمائیں۔ خادم محمد سلیمان غوری ہیڈ ماسٹر ڈاکخانہ خاص۔ براہ بدووال ضلع لدھیانہ

مراسلات

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

یہ امر جماعت احمدیہ کی نظر سے پوشیدہ نہیں کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کی غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک یہ تھی۔ کہ جماعت کے کمسن نونہالوں کو دہریت کی اس زہریلی ہوا سے بچایا جائے۔ جو بیرونی سکولوں میں پڑھنے والے نوجوانوں کو خس و خاشاک کی طرح بھونکتی چلی جاتی ہے۔ اور جو ان کے مذہبی معتقدات کو جڑھ سے اکھیڑتی چلی جاتی ہے۔ اس سے محفوظ رکھنے کے لئے تعلیم الاسلام ہائی سکول کی بنیاد رکھی گئی۔ تاکہ جماعت کے نوجوان اسلامی رنگ میں رنگین ہو کر یہاں سے جائیں۔ اور وہ روح اپنے ساتھ لیکر نکلیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن کیا جماعت احمدیہ کے وہ افراد جن کے بچے باہر کے سکولوں میں پڑھتے ہیں۔ انہوں نے کبھی اپنے بچوں کی اخلاقی اور روحانی تعلیم کی طرف بھی توجہ کی ہے۔ کیا وہ دیانتداری سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ سرکاری یا قومی سکولوں میں جو دنیا داری کی روح اور دہریت کی ہوا چل رہی ہے۔ اس سے ان کے بچے [illegible] محفوظ ہیں۔ اور انہوں نے اپنے گھروں میں دینی تعلیم کا اس قدر اہتمام رکھا ہے۔ جو لامذہبیت کے اثر کو دور کر سکے۔ اگر نہیں۔ اور ۹۰ فیصدی نہیں۔ تو خود ہی فرمائیں۔ کہ کیا اپنے بچوں کی تربیت سے غافل نہیں ہو رہے۔ اور اس عظیم الشان فرض کی کوتاہی کے مرتکب نہیں ہو رہے۔ جو بحیثیت راعی ہونے کے ان پر عائد ہوتا ہے۔ ہاں انہیں یہ سوال کرنے کا حق ہے کہ کیا تعلیم الاسلام ہائی سکول اس فرض کو سر انجام دینے کی قابلیت اور وسائل رکھتا ہے۔ اس سوال کا جواب ہم خدا کے فضل سے اثبات میں دے سکتے ہیں۔ کیونکہ ہمارے سکول کے ہر ایک شعبے میں خدا کے فضل سے ترقی کے آثار پیدا ہیں۔ اور ہم باوجود اپنی کمزوریوں کے قابل سے قابل جوہر پیدا کر رہے ہیں۔ ہمارے سکول میں خدا کے فضل سے اچھی سے اچھی انگریزی اور اردو میں تقریر کرنے والے طلباء موجود ہیں۔ مذہبیات پر عبور رکھنے والے اساتذہ موجود ہیں۔ قرآن و حدیث کے جاننے والے موجود ہیں۔ سکول میں سکاؤٹنگ کا باقاعدہ انتظام ہے۔ اور ایک پورا ٹروپ ([illegible]) موجود ہے۔ جو قومی ضروریات کے وقت اپنے فرائض [illegible] سے سر انجام دیتا ہے۔ انگریزی کی تعلیم پرائمری جماعتوں سے ہی شروع کرائی جاتی ہے۔ تاکہ اس زبان میں زیادہ مہارت پیدا کرائی جائے۔ ۲۰ کے قریب رسالے اور اخبارات سکول میں آتے ہیں۔ جو طلباء کی علمی واقفیت بڑھانے کا بہترین ذریعہ ہیں۔ زمینداروں کے طلباء کے لئے زراعتی فارم تیار کیا گیا ہے۔ جس میں اس دفعہ پچیس قسم کی گیہوں بوئی گئی ہے۔ سکول کے طلباء اور اساتذہ نے ملکر اپنے ایک رسالہ کا اہتمام کیا ہے۔ جو ہر سہ ماہی کے بعد نہایت آب و تاب سے نکلتا ہے۔ اور دینی اور دنیاوی مضامین پر مشتمل ہوتا ہے۔ طلباء کی سہولت کے لئے برانچ پوسٹ آفس کا انتظام بھی سکول میں کیا گیا ہے۔ خطوط اور منی آرڈر اب زیادہ جلدی اور آسانی سے مل جاتے ہیں۔

سکول کی سرکاری امداد بھی پچھلے سال کی نسبت اس سال خدا کے فضل سے زیادہ ہو گئی ہے۔ آنریبل ملک فیروز خان صاحب نون وزیر تعلیم پنجاب نے سکول ہذا کا اس سال معائنہ فرمایا۔ اور سکول کے متعلق بہت اچھی رائے کا اظہار کیا۔ ایسا ہی خان بہادر شیخ نور الٰہی صاحب ایم۔ اے انسپکٹر آف سکولز نے بھی تسلی بخش رائے کا اظہار فرمایا۔ نیز فرمایا۔ کہ سکول اپنے نئے ہیڈ ماسٹر مولوی محمد الدین صاحب بی۔ اے کی زیر نگرانی ہر شعبے میں زندگی کے آثار ظاہر کر رہا ہے

اس سال کی نمایاں کامیابیوں میں سے خصوصیت سے قابل ذکر یہ کامیابی ہے۔ کہ یونیورسٹی پنجاب نے قادیان کو امتحان میٹریکولیشن کے امیدواروں کے لئے سنٹر منظور کیا ہے۔ چنانچہ اس دفعہ ۱۶۰ سے زائد طلباء جماعت دہم کا امتحان قادیان میں دے رہے ہیں۔ بٹالہ میں جب ہمارے طلباء امتحان دینے جایا کرتے تھے۔ تو ان کو وہاں علاوہ مالی نقصان کے اور بھی کئی طرح سے تکالیف پہنچتی تھیں۔ اللہ تعالےٰ نے ان سب تکالیف کو دور کر دیا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

میٹریکولیشن کے سنٹر کے علاوہ اسی سال ورنیکلر فائنل کا مڈل کا امتحان بھی قادیان میں ہوا۔ اور ہمارے سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئے۔ مکرم معظم صوفی غلام محمد صاحب بی۔ اے [illegible] ہیں۔ اور جو ہائی سکول میں قرآن و حدیث پڑھاتے ہیں۔ انہوں نے سکول کے طلباء کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ تمام دعائیں یاد کرا دی ہیں جو احادیث میں مروی ہیں۔ دینیات کی تعلیم بھی سکول میں لازمی کر دی گئی ہے۔ جب تک کوئی طالب علم دینیات میں پاس نہ ہو۔ اسے ترقی نہیں ملتی۔ اس لئے ہر ایک طالب علم کو دینیات کا امتحان پاس کرنا پڑتا ہے۔ ان خوبیوں کی موجودگی میں میں نہیں سمجھتا۔ کہ قدر شناس احمدی والدین اور سرپرست اپنے بچوں کو کس طرح قادیان نہ بھیجنے کی جرأت کر سکتے ہیں۔ وہ قادیان جو رسول کا تخت گاہ ہے۔ اور دار المعرفت ہے۔ بچوں کا قادیان میں پڑھنا والدین کے لئے یہاں بار بار آنے کا موجب بھی ہوتا ہے۔ اور آجکل جب ہر ایک چیز سستی ہو رہی ہے۔ کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ کہ کیوں احباب بچوں کو یہاں بھیجنے سے پہلو تہی کریں۔

مجھے امید ہے۔ کہ سکول کے اولڈ بوائز ضرور اس طرف توجہ فرمائیں گے۔ اور اپنے فرض سے سبکدوش ہونے کی کوشش کرینگے۔ (علی محمد صابر بی۔ اے بی ٹی)

برکات خلافت ثانیہ

آج سے چند سال قبل ایک احمدی دوست نے جن کا نام بہادر خان ہے اور جو آج کل موضع [illegible] تحصیل خوشاب میں ہیڈ ماسٹر ورنیکلر مڈل سکول ہیں۔ ایک رویا دیکھا۔ جو تمام دوستوں کو سنایا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خوشاب تشریف لائے ہیں۔ اور مسجد احمدیہ میں تشریف لا کر نماز پڑھا رہے ہیں۔ اور بہت سے آدمی حضور کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے ہیں۔ مسجد کے پاس ایک گلی ہے۔ اس میں فقراء کا ایک جم غفیر اکٹھا ہو کر بیٹھ گیا ہے۔ جس وقت حضور نماز سے فارغ ہو کر جانے لگے۔ تو ان فقیروں نے عرض کیا۔ آپ مہدی کے فرزند ہیں ہمارے لئے دعا فرماویں۔ اسی غرض کے لئے ہم لوگ یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔ اس وقت حضور کی ریش مبارک میں سفید بال بھی نظر آتے ہیں۔ اس وقت رویا کی یہ تعبیر کی گئی تھی۔ کہ جس وقت حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا وہ زمانہ آئیگا۔ جب حضور کی ریش مبارک میں سفید بال آجائیں گے۔ اس وقت خوشاب میں احمدیت پھیلے گی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ اس نظارہ کا آغاز شروع ہو گیا۔ اور خوشاب میں تقریباً ۱۸ افراد جو کہ تمام حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں بغرض بیعت روانہ کئے گئے ہیں۔ احمدیت میں داخل ہو گئے ہیں۔ ان کے احمدیت میں داخل ہونے سے شہر میں سخت جوش پھیل رہا ہے۔ مخالف لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر گندے سے گندے الزامات لگا کر ان لوگوں کو احمدیت سے برگشتہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مگر خداوند کریم کے فضل سے وہ پختہ ایمان رکھتے ہیں۔ احباب ان کے لئے خاص طور پر دعا کریں۔ (غلام یٰسین احمدی سکرٹری تبلیغ جماعت خوشاب)

مسلمان ملازمین ریلوے کی حق تلفی

مسلمانوں کی فلاح شیوہ احمدی جماعت ہے۔ ۱۹ مارچ کے الفضل میں مسلمان ریلوے ملازمین کے بارہ میں جو مضمون رقم ہوا ہے۔ واقعی اسی طرح ہو رہا ہے۔ سٹیشن وزیر آباد میں بھی تخفیف ہونے والوں کی لسٹ طیار ہوتی ہے۔ انچارج محکمہ کیرج ریلوے نے خاص کر مسلمانوں کو تخفیف کی لسٹ میں درج کیا ہے۔ ناکارہ کام نہ کرنے والے کمزور ہندو مستثنے ہیں۔ اس تخفیف سے گو خسارہ محکمہ ریلوے کا پورا ہو یا نہ ہو مگر ہندو اہلکاروں کا خسارہ تو عمر بھر کا پورا ہو جائیگا۔ اس تخفیف کا اثر مسلمانوں پر خاص کر ہو گا۔ کیونکہ افسر ہیں تو ہندو۔ ان سے آگے صدر دفتر میں کلرک ہیں تو ہندو۔ مسلمانوں کی عرضداشت بھی کوئی نہیں سنتا۔ (نامہ نگار)

اعلان

ان امیدواروں کو جنہوں نے دفتر سن رائز کی اسامی کے متعلق درخواستیں دی ہیں اور نیز ان امیدواروں کو جو تعلیم الاسلام ہائی سکول کی اسامی کیلئے جس کا اعلان ۴ مارچ کے الفضل میں ہوا تھا درخواستیں دیں بذریعہ اعلان ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ روبرو ممبران کمیٹی بمقام قادیان ۳ و ۴ اپریل کو پیش ہوں۔ اعلان مندرجہ الفضل مورخہ ۴ مارچ کا وہ حصہ جس میں ممبران کمیٹی کے روبرو پیش ہونے کی تواریخ درج تھیں منسوخ تصور ہوگا۔

المشتہر۔ نعمت خاں ڈسٹرکٹ جج دہلی صدر کمیٹی معائنہ کنندہ دفاتر

الفضل کا نمبر
اخبار صداقت

ماہ اپریل کے پہلے ہفتہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے الفضل کا صداقت نمبر شائع ہوگا۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر بزرگان سلسلہ کے نہایت قیمتی اور دلکش مضامین شائع ہوں گے۔ جو تبلیغ احمدیت کے لئے نہایت مفید ہونگے۔ احباب اس پرچہ کی کثرت اشاعت کریں حجم معمولی پرچہ سے قریباً دگنا ہوگا مگر قیمت وہی ایک آنہ ہوگی۔ [illegible] جماعتیں جلد سے جلد زائد پرچوں کیلئے درخواستیں بھیج دیں۔

ہمت کی قدر کیجئے

۸ فروری سے لکھنؤ کا مقبول اور مقتدر روزنامہ ہمت ۴ صفحے کے بجائے آٹھ صفحوں پر نکل رہا ہے۔ تازہ ترین ملکی اور غیر ملکی خبروں کا اس سے بہتر ذخیرہ کسی دوسرے اردو اخبار میں نہیں مل سکتا۔ اور زور دار و سنجیدہ مقالات کے لئے ہمت ہندوستان بھر میں پہلے ہی سے مشہور ہے ہم نے اردو فصاحت کو انگریزی کے دوش بدوش کھڑا کر دیا ہے۔ اب ہماری قربانیوں اور جانکاہیوں کی داد دینا۔

پبلک کا فرض ہے

آپ خود خریدار بنیں اپنے احباب کو خریدار بنائیں اور اپنے ہر دوست سے کہیں کہ وہ اپنے حلقہ اثر میں ہمت کی اشاعت بڑھائے۔

یاد رکھئے

ہمت آپ کا قومی اخبار ہے۔ قوم ہی اس کی مالک ہے اور قوم ہی کی خدمت اس کی زندگی کا نصب العین ہے اگر آپ اپنی قومی بیداری کا ثبوت دینا چاہتے ہیں تو ہمت کی سرپرستی آپ کا مقدس فرض ہے۔

مشتہرین کے مطلب کی بات

اشتہار کیوں دئے جاتے ہیں؟ صرف اسلئے کہ آپ کی تجارت سے ہندوستان کے زیادہ سے زیادہ افراد مطلع ہو جائیں اس کیلئے ہمت سے بہتر دوسرا ذریعہ نہیں ہو سکتا۔ شرح اجرت بالکل واجبی ہے ایک مرتبہ اشتہار دیکر دیکھئے کہ فائدہ ہوتا یا نہیں۔

مینیجر ہمت لکھنؤ

اخبار سرفراز کا کانفرنس نمبر

شروع اپریل ۱۹۳۱ء میں شیعہ کانفرنس کے سالانہ اجلاس کے موقع پر کارکنان سرفراز نے فیصلہ کیا ہے کہ حسب دستور سال گذشتہ بڑی آب و تاب سے کانفرنس نمبر شائع کیا جائے اس خصوصی نمبر میں متعدد رنگین بلاک کی تصویریں ہوں گی۔ کانفرنس نمبر مضمون نگاروں کے نثر و نظم مفید مضامین سے مزین ہوگا کتابی صورت ۲۰×۳۰ سائز پر شائع ہوگا۔ کاغذ طباعت بہترین باوجود سرفراز کے کانفرنس نمبر کی قیمت صرف چار آنہ ۴ر رکھی گئی ہے۔ جلد طلب فرمائیے چندہ سالانہ (چھ روپیہ) ششماہی (تین روپیہ آٹھ آنہ) سہ ماہی (ایک روپیہ چودہ آنہ) بذریعہ منی آرڈر روانہ فرما کر مستقل خریدار ہو جائیے۔

مشتہرین کیلئے نادر موقع

چونکہ کانفرنس نمبر مثل دوسرے مخصوص نمبروں کے زیادہ تعداد میں شائع ہوگا۔ اس واسطے اپنا اشتہار ۲۰ مارچ ۱۹۳۱ء تک روانہ کرکے اجرت کا تصفیہ کر لیجئے ورنہ اندیشہ ہے کہ بروقت اشتہار پہونچنے پر درج نہ ہو سکیگا اور بعد میں شکایت ہو۔

مینیجنگ ایڈیٹر اخبار سرفراز لکھنؤ

شربتِ فولاد

جناب ایم ایل مرکار صاحب رنگون۔ اب تک ۷ بوتلیں شربت فولاد منگوا چکے ہیں۔ مگر مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۳۱ء کے خط میں لکھتے ہیں۔ کہ میں شربت فولاد کے مفید ہونیکا اپنے دوستوں میں بھی تذکرہ کرتا ہوں۔ براہ مہربانی اور ۱۲ بوتلیں جلد وی پی کردیں قیمت فی شیشی پچاس خوراک دو روپے۔ محصول ۸ر

تیار کردہ فیض عام میڈیکل ہال قادیان

ہمدرد نسواں

کیا ہی عجیب اکسیر ہے۔ جو مستورات کی تمام امراض متعلقہ ایام ماہواری اور اس کے عوارض باطنی یعنی بندش و کمی۔ درد کمر قبض و درد سر دائمی۔ ضعف جگر۔ استحاضہ۔ اعضاء شکنی۔ بادگولہ ہسٹیریا وغیرہ کو یک دم دور کر کے بار آور بھی کرتی ہے۔ چند یوم میں مریضہ سرخ رنگ طاقتور نظر آنے لگتی ہے بیشمار بہنیں فائدہ اٹھا کر اس کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ قیمت ایک ماہ کیلئے عہ

سرمہ افغانی تمام امراض چشم خصوصاً کہنہ لاعلاج ککروں کا تریاق ہے۔ ہزار ہا بندگان کا مصدقہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ

شفاخانہ خادم صحت دارالفضل قادیان

پنجاب

موت کی گرم بازاری

اور امراض دق و سل کی تباہ کاریوں کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو دیکھ کر جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب بی۔ ایم ایس نے ان لاعلاج امراض کا پوری تحقیق و تفتیش کے بعد علاج دریافت کر لیا ہے۔ اور ثابت کر دیا۔ کہ دنیا کا کوئی مرض ایسا نہیں ہے۔ جس کی دوا پیدا نہ کی گئی ہو۔ آپ نے متعدد عربی فارسی اور انگریزی کی طبی کتب سے ان امراض کے متعلق جو کچھ حاصل کیا اس کو البیان الکامل فی تحقیق الدق والسل کی صورت میں اس طرح یکجا کر دیا ہے۔ کہ اس میں دق کی تعریف اس کے اسباب و علامات اس سے بچنے کے طریقے اور علاج نہایت شرح و بسط کے ساتھ درج ہیں کوئی کتب خانہ بلکہ کوئی گھر اس لاجواب کتاب سے خالی نہ رہنا چاہیئے۔ قیمت فی جلد چار روپیہ

ملنے کا پتہ: شوکت تھلتوی۔ زرد محل امام باڑہ آغا باقر لکھنؤ

اولادِ نرینہ

جب حمل قرار پا چکے۔ تو حاملہ کو دوسرے مہینہ کے درمیان یہ دوائی صرف ایک ہی دفعہ کھلا دینے سے خدا تعالیٰ کی حکمت کاملہ سے امید واثق ہے۔ لڑکا پیدا ہو گا۔ اور اولاد نرینہ کے آرزومند اس نعمت الٰہی سے ضرور فائدہ اٹھائیں :۔

قیمت صرف دس روپیہ معہ محصولڈاک۔

مینیجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی ضلع سرگودھا

بے روزگاری سے نجات

گھر بیٹھے تجارت کر کے فائدہ اٹھائیے

کٹ پیس کا نیا مال اور بالکل نئے دلکش ڈیزائن مال نہایت اعلیٰ اور قیمتیں پہلے سے کم۔ دوکاندار اصحاب کے لئے نادر موقع ہے۔ نمونہ کی گانٹھ جس میں مختلف قسم کے کٹ پیس ہیں۔ قیمت ڈیڑھ سو روپیہ اس سے بڑی گانٹھ کی قیمت تین سو روپیہ یہ سٹوک فروشی نرخ ہیں۔ مال میں حسب خواہش تبدیلی ہو سکتی ہے اپنی مارکٹ کی ضروریات لکھ بھیجئے ولایت اور امریکہ کی سربند گانٹھیں آٹھ سو سے ہزار روپیہ تک اور ان میں اڑھائی فی صدی رعایت ہوگی سب روپیہ پیشگی آنے پر دو روپیہ سینکڑہ مزید ڈسکاؤنٹ اور مال کی روانگی میں ترجیح دی جائے گی۔ دس فی صدی روپیہ ہر حال پیشگی آنا چاہیئے :۔

غیر تاجر اصحاب

اور چھوٹے مقامات کے دوکاندار چھوٹی گانٹھیں منگوائیں قیمت پچاس روپیہ فی گانٹھ جس میں نہایت مفید کپڑا ہو گا۔ ایک گانٹھ میں گھر کے سب چھوٹے بڑوں کی ضروریات پوری ہو سکتی ہیں۔ کم خرچ بالانشین۔ زنانہ مردانہ حسب منشاء لمبائی کے ٹکڑے بھیجے جائیں گے۔ ایک گانٹھ منگوا کر دیکھئے کتنی بچت ہوتی ہے :۔

نوٹ :۔ جملہ آرڈروں پر کرایہ مال گاڑی اور نصف کرایہ سواری گاڑی ہمارے ذمہ کل قیمت مال پیشگی بھیجنے والے کو ۲ فی صدی مزید کمیشن دی جائیگی۔ معقول تنخواہ اور کمیشن پر ہر چھوٹے بڑے مقام میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے :۔

دی اینگلو امریکن ٹریڈنگ کمپنی بمبئی نمبر ۸

اگر آپ انگریزی میں لائق بننا چاہتے ہیں

یا اپنے بچوں کو لائق بنانا چاہتے ہیں

تو آج ہی ایک کارڈ لکھ کر کتاب انگلش ٹیچر منگوا لیجیے۔ یہ کتاب انگریزی گرامر گفتگو ترجمہ اور خط و کتابت وغیرہ میں بہت جلد لائق بنا دے گی۔ اور امتحان میں کامیاب ہونے کا یقین کامل دلائیگی دیکھئے جناب شیخ محمد حسین صاحب سب جج حصار کیا فرماتے ہیں :۔

"میں نے جدید انگلش ٹیچر کو بچوں کے لئے نہایت مفید پایا ہے براہ کرم دو اور کتابیں بھیج کر ممنون فرمائیں گے"

ایس گوپال سنگھ صاحب سلطان ونڈ امرتسر

"میں انگریزی میں بہت کمزور تھا۔ لیکن جدید انگلش ٹیچر کے طفیل میں انگریزی گرامر بہت اچھی طرح سیکھ گیا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں کہ امتحان انٹرینس میں ضرور پاس ہو جاؤں گا"

اگر یہ کتاب ایک لائق استاد کی طرح انگریزی نہ سکھائے۔ تو کل قیمت واپس منگوا لیں۔ صفحات ۳۰۴ دوسرا ایڈیشن۔

قیمت ڈیڑھ روپیہ علاوہ محصولڈاک

قمر برادرز (الف) شملہ

روحانی علاج

استغفار اور دعا ہے۔ اگر خدا نخواستہ جسمانی علاج کی ضرورت ہو۔ تو خط و کتابت سے ہر ایک مردانہ زنانہ ظاہر و پوشیدہ بیماری کے ہومیوپیتھک علاج کے لئے پورا حال تحریر فرمائیے۔ دوائیں امریکہ و جرمنی کی مجرب زود اثر خوش ذائقہ کم قیمت اور سخت سے سخت بیماری میں فائدہ دینے والی ہیں :۔

ملنے کا پتہ

ڈاکٹر محمد حسن احمدی ایم

ڈی۔ ایچ ایس بیری اکبرپور کانپور

صرف ایک دفعہ تین سو روپیہ لگا کر

ایک سو روپیہ ماہوار منافع حاصل کیجئے

ہمارا آہنی خراس (ڈیل چکی) لگا کر چھ روپیہ روزانہ آمدنی اور خرچ نکال کر خالص منافع یکصد روپیہ رہیگا۔ خراس کے حالات اور تخمینہ طلب فرمائیے۔ اور ہمارے تیار کردہ آہنی رہٹ۔ چارہ کترنے کی مشینیں (چاف کٹرز) انگریزی ہل نیشکر کے بیلنہ جات۔ بادام روغن نکالنے۔ قیمہ بنانے اور سویاں تیار کرنیکی بے نظیر نو ایجاد مشینیں رائس ہلرز (چاولوں کی مشینیں) دستی پمپ و دیگر ہر قسم کی مشینری منگوانے کیلئے (جو مفید کارآمد اور مضبوط ہونیکے علاوہ بے حد ارزاں بھی ہیں اور جن کی روز بروز مانگ بڑھ رہی ہے)

ہماری باتصویر فہرست

مفت

طلب کیجئے

ایم۔ اے۔ رشید اینڈ سنز بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ

رجسٹرڈ

سرمہ نور

ایک اکاسی سالہ بزرگ کی شہادت

جناب قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحب مینیجر اخبار الفضل کے والد بزرگوار فرماتے ہیں

"میں نے سرمہ نور چند روز استعمال کیا۔ مجھے بہت مفید ثابت ہوا بفضلہ تعالیٰ اب بغیر عینک بھی کچھ پڑھ سکتا ہوں۔ حالانکہ میری عمر ۸۱ سال کی ہے"

جناب سب ایڈیٹر اخبار الفضل تحریر فرماتے ہیں

"میں نے آپ کا سرمہ نور استعمال کیا ہے۔ خارش چشم اور گرد و غبار کے لئے مفید پایا ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ اس کا استعمال عوارض چشم کے لئے بہت مفید ہے"

غرض بیشمار شہادتیں ثابت کر رہی ہیں۔ کہ دھند غبار۔ جالا۔ پھولا۔ سرخی۔ ناخنہ۔ ککرے پانی بہنا اور کل امراض چشم کیلئے سرمہ نور بے نظیر علاج ہے :۔

ملنے کا پتہ

شفاخانہ رفیق حیات قادیان پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

—— معلوم ہوا ہے۔ کہ کراچی میں سینکڑوں والنیٹروں نے کانگریس کی مجلس استقبالیہ کے صدر کے دروازہ پر اس لئے پکٹنگ کیا۔ کہ انہیں اجلاس میں بغیر فیس داخل ہونے کا حق دیا جائے۔ انہوں نے صدر کو ایسی طرح پکڑے رکھا۔ کہ اس کے لئے حرکت کرنا مشکل ہو گیا۔ آخر ستیہ گرہی کارکنوں کے ایک دستہ نے آکر انہیں منتشر کیا۔ اگر یہ سلسلہ شروع ہو گیا۔ تو کانگریسی لیڈروں کو پکٹنگ کی بے ہودگی کا بخوبی احساس ہو سکیگا۔

—— ۱۸ر مارچ کو سیٹھ عبد اللہ ہارون ممبر اسمبلی کی قیادت میں ایک وفد ڈائرکٹر جنرل ڈاکخانجات کے پاس گیا۔ اور مخلوط یونین کے خلاف مسلمانوں کی شکایات کی تشریح کر کے مسلم یونین کے وجود کی ضرورت واضح کی۔ ڈائرکٹر موصوف نے یونین کے تسلیم کئے جانے کے متعلق امداد کا وعدہ کیا ہے۔

—— ۷ر مارچ کو گاندھی جی دار الخلافت بمبئی میں مولنا شوکت علی صاحب سے ملے۔ پنڈت جواہر لال بھی بعد میں پہنچ گئے۔ کہا جاتا ہے۔ ہندو مسلم مسئلہ کے متعلق تسلی بخش گفتگو ہوئی۔

—— گول میز کانفرنس میں قدامت پسند پارٹی کے نمائندہ سر ہوئل ہور نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ ہماری پارٹی کا عقیدہ ہے۔ کہ ہندوستان میں موجودہ طریق حکومت کی بجائے فیڈرل طریق جاری کیا جائے۔ نیز اگلے اجلاس سے پیشتر حکومت برطانیہ اور حکومت ہند دونوں کو یہ معلوم کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ہم اپنے مسلمان دوستوں کو کس طرح مطمئن کر سکتے ہیں۔

—— چین کی سرکاری افواج میں غدر برپا کرانے کے الزام میں ۲۷ افسر جو در پردہ اشتراکی تھے۔ قتل کر دیئے گئے۔ مزید ایک سو سازشی احکام کے منتظر ہیں۔

—— وزیر پرواز برطانیہ نے اپنے محکمہ کا بجٹ پیش کرتے ہوئے دار العوام میں کہا۔ کہ ہمارے لئے زبردست ہوائی بیڑہ رکھنے کی وجوہات میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ ہندوستان کی سرحد کی حفاظت ہو سکے۔ پچھلے دنوں جو شورش ہوئی تھی۔ اگر ہمارے پاس ہوائی جہاز نہ ہوتے۔ تو سخت دقت پیش آتی۔

—— بنگال کے ضلع راجشاہی میں ایک نئی قسم کا کیڑا پیدا ہو گیا ہے۔ جو فصلوں کو بہت نقصان پہنچا رہا ہے۔ اس سے نجات پانے کے لئے کسانوں نے گاندھی جی کی پوجا شروع کر دی ہے گویا گاندھی جی ملکی آزادی کی کوشش کرتے ہوئے ایک طبقہ کو ذہنی طور پر غلام بنانے کا موجب ہو رہے ہیں۔

—— ناسک میں ہندو اچھوتوں پر بہت زیادتی کر رہے ہیں۔ چنانچہ ان دنوں اچھوتوں نے وہاں ستیہ آگرہ شروع کر رکھا ہے۔ ان کے ایک لیڈر نے گاندھی جی سے درخواست کی۔ کہ حصول انصاف میں ان کی مدد کریں۔ مگر آپ نے مداخلت سے انکار کر دیا۔ اس سے گاندھی جی کی اچھوتوں سے عملی ہمدردی کا راز طشت از بام ہو جاتا ہے۔

—— ۱۸ر مارچ کو ہاؤس آف لارڈز میں ایک سوال کے جواب میں لارڈ پینکے نے حکومت کی طرف سے تقریر کی جس میں کہا۔ تلوار کو نیام میں کیجئے۔ تشدد کی راہ اختیار کرنا حماقت ہے۔ اب ہندوستان کا مستقبل کھٹائی میں نہیں ڈالا جا سکتا۔ ہم ہندوستان فتح کرنے نہیں گئے تھے۔ بلکہ ہمارا مقصد تجارت تھا۔ تشدد سے امن بے شک قائم ہو جائیگا۔ مگر ملک صحرا بن جائیگا۔ اب ہمارے لئے محفوظ راہ یہی ہے۔ کہ آگے کی طرف قدم بڑھائیں۔

—— مذکورہ بالا تقریر کے جواب میں لارڈ پیل سابق وزیر ہند نے ایک تقریر کی جس میں اس بات پر زور دیا۔ کہ ہندوستانی مسلمانوں کے دلوں میں یہ احساس پیدا نہ ہونے دیا جائے۔ کہ انہیں نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ وہ حکومت کے وفادار ہی ہیں۔

—— ۱۹ر مارچ کو دہلی پہنچتے ہی گاندھی جی وائسرائے سے ملے۔ اور مفاہمت کی شرائط کے مطابق سیاسی قیدیوں کی رہائی کے مسئلہ پر دو گھنٹہ تک گفتگو کی۔ اور وہاں سے اٹھکر ہوم سکرٹری کے پاس گئے۔ غالباً بھگت سنگھ وغیرہ کی رہائی پر بھی زور دیا۔

—— ضلع مرزا پور میں فساد کی خبر گذشتہ پرچہ میں دی جا چکی ہے۔ اس کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے۔ کہ ایک مسلمان زمیندار نے اپنے ہندو مزارعہ کے ہاں مردہ بچھڑا پھینکوا دیا۔ بس اتنی سی بات پر ہندو بندوقوں اور دیگر اسلحہ جات سے مسلح ہو کر اس کے مکان پر چڑھ آئے۔ اور مکینوں کو قتل کر دیا۔ کل گیارہ مسلمان ہلاک ہوئے۔ مسلمانوں کے مکانات جلا دیئے گئے۔ اور ہندو سورمے بھاگ کر جنگلوں میں چھپ گئے۔ اس وقت تک ستر ہندو گرفتار ہو چکے ہیں۔ حیرت ہے۔ کہ کانگریسی نہایت اطمینان سے بیٹھے ہیں۔ حالانکہ فرقہ وارانہ فسادات روز بروز بڑھتے جا رہے ہیں۔

—— پریس آرڈیننس کے ماتحت گاندھی جی کا نوجیون پریس ضبط کر لیا گیا تھا۔ اب مینجر کو حکومت نے اطلاع دی ہے۔ کہ آکر سب سامان واپس لے جائے۔

—— حیدر آباد دکن کے دو شہزادگان سیاحت یورپ کے لئے ۷ر مارچ کو بذریعہ سپیشل ٹرین بمبئی روانہ ہو گئے۔

—— حضور نظام نے دہلی میں زنانہ کالج کے قیام کے لئے ۱ لاکھ روپیہ عطا کیا ہے۔

—— ۱۹ر مارچ کو فرنٹیر فورس کا دستہ دیکھ بھال کے بعد واپس آ رہا تھا۔ کہ کجھوری میدان کے قریب آفریدیوں نے آتش باری شروع کر دی۔ ادھر سے بھی جواب دیا گیا۔ اور چار آفریدی ہلاک ہو گئے۔

—— امرتسر میں ایک بزاز پر فائر کے الزام میں جس ہندو نوجوان کو گرفتار کیا گیا ہے۔ اس کے مکان کی چھت سے تلاشی پر ایک پستول اور سات کارتوس برآمد ہوئے۔

—— ایوان والیان ریاست کے عہدہ چانسلری کے لئے نواب صاحب بھوپال کثرت آراء سے منتخب ہوئے ہیں۔ گذشتہ پانچ سال سے مہاراجہ پٹیالہ اس منصب پر فائز رہے ہیں۔

—— معلوم ہوا ہے۔ گورنر پنجاب کے حملہ آور ہری کرشن نے پریوی کونسل میں اپیل دائر کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اسے ۲۴ر تاریخ کو میانوالی جیل میں پھانسی دی جائیگی۔

—— ایک عرصہ سے لاہور میں دسہرہ بم کیس کی سماعت ہو رہی تھی۔ ۱۸ر مارچ کو سشن جج نے ملزم عبد الغنی کو پھانسی کی سزا کا حکم دیا۔ اور محمد شریف سلطانی گواہ کو بری کر دیا۔

—— مقدمہ سازش لاہور چھاؤنی کے ملزمان کو ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اسیسروں کی رائے سے اتفاق کرتے ہوئے بے گناہ قرار دیکر بری کر دیا۔

—— پریس آرڈیننس کے ماتحت اخبار پرتاپ لاہور سے ۵ ہزار کی ضمانت لی گئی تھی۔ جو ضبط ہو گئی۔ اس کے خلاف ہائیکورٹ میں اپیل دائر کیا گیا۔ جو خارج کر دیا گیا۔ اور ایک سو روپیہ خرچہ مدعی پر ڈالا گیا۔

—— اسمبلی میں گندم کی درآمد پر محصول کا بل پاس ہو گیا ہے۔ جس کے رو سے مارچ ۱۹۳۲ء تک گندم کی درآمد پر ۲ روپیہ فی ہنڈرویٹ یعنی ڈیڑھ روپیہ فی من محصول لیا جائیگا۔ اگر حالات تبدیل ہو جائیں۔ تو ایگزیکٹو اس محصول کو منسوخ یا اس میں تخفیف کر سکتی ہے۔

—— لنڈن ۲۰ر مارچ آج شام "ڈیلی میل" کو بمبئی سے بذریعہ ٹیلیفون ایک خبر ارسال کی گئی جس میں سر پرسیول ظلبس نے بمبئی سے لنڈن کے نارتھ کلف ہاؤس میں گفتگو کی۔ یہ سائنس کی ایک حیرت انگیز جدت ہے۔ جس سے ہر ایک کاروبار میں بہت فائدہ پہنچیگا۔ اور اس سے تجارتی فائدہ بھی اٹھایا جائیگا۔

—— کراچی ۲۱ر مارچ۔ چونکہ بھگت سنگھ کو عنقریب پھانسی دی جانیوالی ہے۔ اس لئے گاندھی جی نے بذریعہ تار کراچی کانگرس کے عہدیداروں کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ کانگرس ہفتہ میں جلوسوں۔ مظاہروں اور نمائشوں کا انتظام بند کر دیں۔ استقبالیہ کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ اور فیصلہ کیا گیا۔ کہ ۲۴ر مارچ کو صدر منتخب کانگرس کا جو جلوس نکالا جانا تھا۔ وہ ملتوی کر دیا جائے۔

(عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)